(قسط نمبر ۲)

دیوی

عبدالقیوم شاد

اتنی موٹی باتیں میرے پلے نہ پڑیں پھولن نے کہا میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ پولیس سے بچنے کے لئے تم لوگ کیا کرتے ہو؟

بہت کچھ کرتے ہیں پولیس سے بچنے کے لئے ہمارے ساتھ رہو گی تو دھیرے دھیرے سب سمجھ جاؤ گی مثلاً ہمارے چار آدمی ہر وقت ڈیوٹی پر رہتے ہیں ایک سیدھے ہاتھ ایک الٹے ہاتھ ایک آگے اور ایک پیچھے جب ہم کوچ کرتے ہیں تو ایک آدمی ہراول کے طور پر آگے چلتا ہے اگر آگے کوئی خطرہ ہو تو وہ کسی جانور کی آواز نکال کر ہمیں خبردار کر دیتا ہے جس جگہ پر ہم ڈیرہ ڈالتے ہیں وہاں کچرا یا کھانے کی چیزوں کے ٹکڑے نہیں چھوڑتے جو جلنے والی چیزیں ہوتی ہیں انہیں جلا دیتے ہیں جیسے خالی پیکٹ سگرٹوں کے ٹوٹے یا اور اس قسم کی چیزیں اگر کھانے کے ٹکڑے پیچھے رہ جائیں تو ان کے اوپر چیونٹی آ جاتی ہیں جنہیں دیکھ کر پولیس چوکس ہو جاتی ہے ہماری رائفلیں ہمیشہ لوڈ ہوتی

ہیں اور ہم ہر وقت پولیس مقابلے کے لئے تیار رہتے ہیں قدرے توقف کے بعد اس نے کہا تم خوش قسمت ہو پھولن تمہیں ہم نے اپنے گروہ میں شامل کر لیا ہے۔

ہونہہ! یہ بھی کوئی خوش قسمتی ہے۔؟

ہاں یہ بہت بڑی خوش قسمتی ہے وکرم نے کہا ہم نئے لوگوں کو آسانی کے ساتھ اپنے گروہ میں شامل نہیں کرتے ان میں پولیس کے مخبر بھی ہو سکتے ہیں اور ایسے بزدل بھی ہو سکتے ہیں جو گرفتاری کے بعد پولیس کو سب کچھ بتا دیں اس لئے ہم مشکل ہی سے کسی نئے آدمی پر بھروسہ کر سکتے ہیں بعضوں کو مایوس ہو کر واپس جانا پڑتا ہے۔

جب کوئی نیا شخص ڈاکو بننے کی خواہش کے ساتھ کسی گروہ کے پاس جاتا ہے تو اس کے بارے میں بڑی باریکی سے چھان بین کی جاتی ہے پہلے اس کی ذات، خاندانی، پس منظر جسمانی حالت پسند ناپسند

فرمانبرداری اور ہتھیاروں کے استعمال کے بارے میں اس کی صلاحیت پرکھی جاتی ہے لیکن ان سب باتوں سے اہم بات یہ پوچھی جاتی ہے کہ مذکورہ شخص کیوں ڈاکو بننا چاہتا ہے بعض امیدوار کسی پرانے ڈاکو کی۔سفارش لے کر آتے ہیں لیکن اتنی چھان بین کے باوجود بعض اوقات پولیس کا کوئی مخبر بھی ڈاکوؤں میں شامل ہو جاتا ہے۔

پھولن وکرم کی رائفل کی طرف دیکھ کر بولی یہ بندوق کہاں سے لی ہے تم نے؟

ایسی بندوقیں ہم پولیس والوں سے لیتے ہیں وکرم نے جواب دیا کبھی ان سے خریدتے ہیں اور کبھی چھین لیتے ہیں۔

پھولن حیران ہو کر بولی یہ تو تم عجیب بات کہہ رہے ہو پولیس والے تمہارے دشمن بھی ہوویں اور تمہارے پاس بندوقیں بھی بیچیں یہ بات میری سمجھ

میں نہ آوے ہے۔

اس سنسار میں سب چلتا ہے پولیس والا ہم پر گولی چلاتا بھی ہے اور

ہمارے پاس گولی بیچتا بھی ہے جب وہ گولی چلاتا ہے تو سرکار کا نوکر

ہوتا ہے اور جب گولی بیچتا ہے تو غریب آدمی ہوتا ہے اسے اپنے بیوی

بچوں کے لیے پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے خیر چھوڑو ان باتوں کو ہم

ایک واردات کا منصوبہ بنا رہے ہیں اور اس واردات میں تو بھی

ہمارے ساتھ چلے گی۔

پھولن کے چہرے پر حیرت، خوشی اور خوف کا ملا جلا تاثر نمودار ہو گیا

میں تمہارے ساتھ جاؤں گی ڈکیتی کی واردات میں۔۔؟

وکرم اثبات میں سر ہلانے لگا وہ پھولن کو ایسے راستے پر لگانا چاہتا تھا

جس میں واپسی کا کوئی امکان نہ ہو پھولن گھبرا کر بولی اگر پولیس موقع

پر پہنچ گئی تو کیا ہوگا مجھے تو بندوق پکڑنے کا ڈھنگ بھی نہ آوے ہے۔

تو کوئی چنتا مت کرو کرم ملاح نے کہا میں تجھے ایک دن میں رائفل چلانا سکھا دوں گا پولیس کے ساتھ مقابلہ کرنے کا ڈھنگ بھی بتا دوں گا۔

اگلے چند روز میں وکرم نے پھولن کو ڈبل بیرل شاٹ گن، تھری ناٹ تھری، اور فور تھری ناٹ رائفل چلانا سکھا دی پہلی گولی چلانے سے پہلے تک پھولن کچھ گھبراہٹ محسوس کرتی تھی لیکن جب اس نے کندھے سے رائفل لگا کر پہلا فائر کر دیا تو اس کی ساری جھجک جاتی رہی بلکہ اس کے دل میں اعتماد پیدا ہوا اس کے بعد کچھ روز تک وہ وکرم کی نگرانی میں نشانہ بازی کی مشق کرتی رہی اسی دوران اس نے گھڑ سواری بھی سیکھ لی۔

ان تمام مراحل سے گزارنے کے بعد وکرم نے اسے ایک فور تھری ناٹ ماؤسر رائفل دی اور کہا اب یہ رائفل تمہاری ہے لیکن تمہیں اس

کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔

پھولن پرشوق نظروں سے رائفل اور گولیوں کی پیٹی کو دیکھتی ہوئی بولی

میرے ساتھ مذاق مت کرو میں کہاں سے لاؤں گی قیمت !وکرم اسے

سمجھاتا ہوا بولا چندروز کے اندر ہم ایک واردات پر جانے والے ہیں

ہم نے گاؤں کے بارے میں ساری معلومات اکٹھی کرلی ہیں اور

پوری تیاری کرلی ہے اس واردات میں جو مال ہمارے ہاتھ لگے گا

اس میں سے سب کو حصہ ملے گا تمہیں بھی ملے گا تم اپنے حصے میں سے

کچھ رقم رائفل کی قیمت میں ادا کردینا۔

پھولن سوچ میں پڑگئی کچھ دیر بعد بولی وکرم مجھے اپنے ساتھ مت لے

جاؤ میں ڈاکو نہیں ہوں ایک سیدھی سادھی عورت ہوں مجھے ایک چھوٹا سا

گھر چاہیے جہاں میں اپنے پریوار کی سیوا کرسکوں۔

لیکن وکرم ملاح یہ نہیں چاہتا تھا وہ پھولن کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنا چاہتا

تھا اور اس کا ایک ہی طریقہ تھا پھولن اس کے ساتھ وارداتوں میں حصہ لے لوٹ مار کرے اور لوٹ مار کے دوران دیہاتوں کے لوگ اسے دیکھیں اس کا نام سنیں اور اسے پہچاننے لگیں تاکہ اس کا نام پولیس کے ریکارڈ میں آجائے اس کا شمار مفرور مجرموں میں ہونے لگے بلکہ اس کے ہاتھوں ایک آدھ آدمی کا قتل بھی کرا دیا جائے تاکہ واپسی کے سارے راستے بند ہو جائیں۔

پھولن دیوی، تیرے ستاروں میں گڑبڑ ہے وکرم نے چالاکی سے کہا تیری قسمت میں گھر بار نہیں ہے دیکھ غور سے میری بات سن تیرے باپ نے تجھے تین بار گھر سے دھکا دیا تیرے پتی نے تجھے مار پیٹ کے گھر سے نکالا تیرے تایا نے تجھے ذلیل کیا کیلاش کے گھر والوں نے تجھے دھکے دیے پھر اب تو کون سے گھر کی بات کر رہی ہے۔؟

کیا اس سنسار میں کوئی بھی شریف آدمی نہیں ہے؟ آنکھیں کھول کر

دیکھ شریف آدمی تیرے سامنے بیٹھا ہے یہاں تجھے کیا تکلیف ہے گھر کا چکر چھوڑ یہ آزادی کی زندگی تجھے کہیں نہیں ملے گی جس کو دنیا دھتکار دیتی ہے اسے ہم سینے سے لگاتے ہیں لیکن جو ہمارے ساتھ فریب کرتا ہے ہم اس کے سینے میں گولی اتار دیتے ہیں ہم سجنوں کے سجن اور بیریوں کے بیری ہیں بھول جا گھر کو اب تیرا کوئی گھر نہیں ہے ہاں تو اپنے گھر والوں کو روپیا پیسا دے سکتی ہے۔

پھولن رائفل پر ہاتھ پھیرتی ہوئی خیالوں میں کھو گئی اس نے ایک گھر پیار کرنے والے شوہر اور پھول سے بچوں کی خواہش کی تھی آگ اگلنے والی رائفل کے بارے میں اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔

وکرم بات جاری رکھتا ہوا بولا ہم ڈاکوؤں کے چند اصول ہیں انہیں ہمیشہ یاد رکھنا سب سے پہلا اصول وفاداری ہے گروہ کے سردار اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ کبھی بے وفائی نہیں کرنا پولیس مقابلے کے

دوران اگر کوئی زخمی ہو جائے یا مر جائے تو اسے پیچھے نہیں چھوڑنا چاہیے بھی ممکن ہو اسے اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کرنا خواہ کندھوں پر ہی اٹھا کر کیوں نہ لے جانا پڑے چوری کے مال کو کبھی نہیں چھپانا خواہ ایک روپیا ہو یا ایک لاکھ روپیا اگر کبھی گرفتار ہو جاؤ تو پولیس کے سامنے زبان نہیں کھولنا اپنے ساتھیوں کے بارے میں ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالنا بے شک وہ تمہاری کھال ہی کیوں نہ کھینچ لیں جو ڈاکو پولیس کے تشدد سے گھبرا کر اپنے ساتھیوں کی مخبری کرتا ہے اسے دوبارہ کوئی اپنے گروہ میں شامل نہیں کرتا بعض کو تو اس کے ساتھی قتل کر دیتے ہیں ہمارا جو آدمی گرفتار ہو جاتا ہے ہم اس کے گھر والوں کو خرچہ بھی دیتے ہیں اور اس کی ضمانت وغیرہ بھی کراتے ہیں لیکن جو شخص گروہ کے راز اگل دیتا ہے اس کے گھر والوں کا خرچہ بند کر دیا جاتا ہے اور اس کی قانونی مدد بھی نہیں کی جاتی۔

پھولن ہچکچائی ہوئی بولی وکرم مجھے کانٹوں میں مت گھسیٹ میں اجت کے ساتھ جینا چاہتی ہوں۔

اری چھوڑ، بڑی اجت ہو چکی ہے تیری گاؤں میں جائے گی پھر تو بھیڑ بن جائے گی اس جنگل میں تو شیرنی ہے شیرنی۔

پھولن نے سوچا کہ اسے موقع پا کر وہاں سے فرار ہو جانا چاہیے وہ کئی روز تک اس معاملے پر غور کرتی رہی اگر انکا خاندان مضبوط ہوتا رشتے داروں میں بھائی چارا ہوتا تو اسے اس طرح دنیا کے ہاتھوں ذلیل نہ ہونا پڑتا اسے گھر تنکوں کا بنا ہوا گھونسلا معلوم ہوتا تھا جو چاروں طرف سے طوفان کی زد میں ہو وہ کمزور گھر اسے کوئی تحفظ نہیں دے سکتا تھا اسے یہ بھی ڈر تھا کہ اس کی ضمانت منسوخ نہ ہو گئی ہو وہ اسی سوچ بچار میں تھی کہ واردات والا دن آ گیا۔

وکرم ملاح نے دریا کے کنارے ایک گاؤں کا انتخاب کیا تھا اس کے

آدمی کئی روز سے گاؤں کی نگرانی کر رہے تھے انہوں نے رات کے دو

بجے دریا پار کیا اور چند آدمیوں کو گاؤں میں داخل ہونے والے

راستوں کی نگرانی کے لئے آگے بھیج دیا۔

پھولن وکرم کے شانہ بشانہ چل رہی تھی اس کے کندھے پر رائفل لٹک

رہی تھی اور پیٹی میں خنجر کا دستہ دکھائی دے رہا تھا۔

تجھے ڈر تو نہیں لگ رہا؟ وکرم نے پوچھا۔

تھوڑا تھوڑا۔

پہلی دفعہ سب کو ڈر لگتا ہے وکرم نے کہا لیکن دوسری دفعہ گیدڑ بھی شیر

ہو جاتا ہے تو دیکھنا کسی کی مجال نہیں جو ہمارے سامنے سیدھا کھڑا ہو

سکے۔

تاریکی میں لپٹے ہوئے گاؤں پر سناٹا طاری تھا کبھی کبھی کسی کتے کے

بھونکنے کی آواز سنائی دیتی تھی تمام ڈاکو نہایت خاموشی کے ساتھ آگے

بڑھ رہے تھے۔

وکرم نے پھولن کی طرف دیکھا پھر ہولے سے بولا اس گاؤں میں ہمارے کچھ ہمدرد بھی رہتے ہیں ہم وقتاً فوقتاً ان کی مالی مدد کرتے رہتے ہیں اور وہ ہمارے لئے مخبری کرتے ہیں۔

کیا تم لوگ گولی بھی چلاؤ گے۔؟ پھولن نے پوچھا۔

ہم کوشش یہی کرتے ہیں کہ بغیر گولی کے کام نکل جائے لیکن اگر کوئی زیادہ سورما بننے کی کوشش کرے تو ہم اسے فوراً ٹھنڈا کر دیتے ہیں اس دھندے میں فوراً فیصلہ کرنا پڑتا ہے اگر کوئی شخص مقابلے پر اتر آئے یا ہتھیار نکال لے تو پھر ایک منٹ کی دیر بھی خطرناک ہو سکتی ہے۔

اچانک کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنائی دیں آگے چلنے والے ڈاکو اس کے لئے تیار تھے انہوں نے اپنے تھیلوں سے گوشت کے ٹکڑے نکال کر کتوں کے آگے ڈالنے شروع کر دیے چند لمحوں کے اندر کتوں

کی آوازیں موقوف ہو گئیں البتہ گاؤں کے دوسرے حصوں سے بھونکنے کی آوازیں بند نہیں ہوئی تھیں۔

وکرم نے اپنی رائفل بغل میں دبالی اور پھولن سے بولا تم بھی اپنی رائفل بغل میں دبالو ہمارا کام شروع ہو چکا ہے۔

پھولن نے اس کے حکم کی تعمیل کی اس اثناء میں کچھ ڈاکو مختلف گھروں کی دیواریں پھاند کر اندر گھس گئے اور اس کے ساتھ ہی چیخوں کی آوازیں گونجنے لگیں پھولن کو فوراً وہ وقت یاد آ گیا جب وکرم اور بابو گجر اس کے گھر میں داخل ہوئے تھے اس وقت وکرم کے ساتھ پھولن کے علاوہ دو ڈاکو بھی تھے۔

ایک ڈاکو ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر بولا استاد یہ وہ گھر دروازہ توڑ دوں؟

نہیں.........وکرم نے کہا پہلے کھٹکھٹاؤ۔

اس ڈاکو نے دروازہ زور سے کھٹکھٹایا دوسرا ڈاکو مکان کے پچھلے دروازے کی طرف چلا گیا تیسری دفعہ دروازہ کھٹکھٹانے کے بعد اندر سے خوف میں ڈوبی ہوئی آواز ابھری۔

ہم گریب لوگ ہیں مہاراج، ہمارے پاس دینے کو کچھ نہیں ہے۔

ڈاکو نے گالی دے کر کہا مہاراج کی اولاد، دروازہ کھولو نہیں تو پورے گھر کو آگ لگا دوں گا۔

وکرم نے پھولن کے کان میں کہا یہ ٹھاکر کا گھر ہے اچھی خاصی زمین داری ہے اس کی ذرا ہوشیار رہنا اس کے پاس اسلحہ بھی ہے۔

کھولتے ہو یا چھڑکوں مٹی کا تیل۔؟ ڈاکو نے کہا سارے کنبے کو بھون کر رکھ دوں گا اس نے بڑے زور سے رائفل کا بٹ دروازے پر مارا۔

اندر عورتوں اور بچوں کے چیخنے کی آوازیں آنی شروع ہو گئی تھیں۔

ڈاکو نے مزید کندے رسید کئے تو دروازہ کھل گیا اس کے ساتھ ہی وکرم اپنے ساتھی کے ہمراہ اندر داخل ہو گیا اور ٹارچ روشن کر کے اندر کا جائزہ لیا۔

پہلے کمرے میں ایک معمر ٹھاکر کانپ رہا تھا اسے دیکھ کر پھولن کو زان سنگھ اور جے کرن سنگھ یاد آ گئے اس کا جی چاہا کہ ٹھاکر کو گولیوں سے چھلنی کر دے۔

بڈھے.......! وکرم نے تحکمانہ لہجے میں کہا تیرا باقی کنبہ کدھر ہے۔؟

صرف عورتیں اور بچے ہیں سرکار۔ ٹھاکر نے کہا دوسرے کمرے میں ہیں..............ہول رہے ہیں جی آپ کو دیکھ کر ان کا دم نکل جائے گا جی.........اس نے چند نوٹ دونوں ہاتھوں پر رکھ کر آگے کئے اس سے گھر میں یہی کچھ ہے جی یہ رکھ لیں جی۔

وہ پانچ اور دس روپے والے نوٹ تھے وکرم نے وہ نوٹ اٹھا کر ٹھاکر

کے منہ پر دے مارے اور دو چار لاتیں بھی رسید کیں پھر وہ اسے دھکے
دیتا ہوا اگلے کمرے میں لے گیا وہاں بوڑھی تھا کرانی دو نوجوان
لڑکیوں کو اپنے ساتھ چمٹائے کونے میں دبکی بیٹھی تھی تینوں کے حلق
سے عجیب عجیب آوازیں نکل رہی تھیں۔
وکرم نے غصہ سے کہا عورت کھڑی ہو جا بند کر یہ آوازیں۔
عورت کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور وہ سیدھی کھڑی ہو گئی
دونوں نوجوان لڑکیاں اسی طرح اس کے ساتھ چمٹی ہوئی تھیں جیسے
کوئی متلاطم سمندر میں شہتیر سے چمٹ جاتا ہے۔
اسی لمحے چارپائی کے نیچے سے سرسراہٹ کی آواز ابھری وکرم کی ٹارچ
کا رخ فوراً چارپائی کی طرف ہو گیا چارپائی کے نیچے پیروں کے تین
جوڑے نظر آرہے تھے وکرم کے اشارے پر اس کے ساتھی نے چار
پائی کو اٹھا کر پرے پھینک دیا وہاں ایک تیس بتیس سالہ نوجوان اور دو

لڑکے تھے ایک کی عمر پندرہ سولہ برس اور دوسرے کی آٹھ نو برس کے لگ بھگ تھی۔

وکرم گرجا۔ گیدڑ کے بچو! سیدھے کھڑے ہو جاؤ جلدی نہیں تو گولی مار دوں گا۔

تینوں سیدھے کھڑے ہو گئے اور تینوں نے بیک وقت ہاتھ جوڑ دیے چھوٹے لڑکوں نے رونا شروع کر دیا بوڑھی عورت کے ساتھ لپٹی ہوئی لڑکیوں کی آوازیں بھی نمایاں ہونے لگیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

مرد منت کرتا ہوا بولا مہاراج ہم پر رحم کرو ہم غریب لوگ ہیں۔

خاموش وکرم چلایا سب چپ ہو جاؤ اور کون ہے اس گھر میں؟

پھولن نے دیکھا کہ کونے میں کپڑے کی گٹھڑی ہل رہی ہے وکرم کی بھی اس گٹھڑی پر نظر پڑ گئی اس نے آگے بڑھ کر گٹھڑی کو ٹھوکر ماری تو اس کے نیچے سے ایک نوجوان عورت نکل آئی۔۔۔۔۔۔۔!

وکرم نے اسے ٹھوکر ماری اور اسے کہا سیدھی کھڑی ہو جا۔

عورت نے فوراً حکم کی تعمیل کی۔ اس کی عمر چھبیس سال کے لگ بھگ تھی رنگ سرخ و سپید اور نقوش تیکھے تھے وہ انتہائی خوبصورت عورت تھی شاید یہی وجہ تھی کہ اسے کپڑوں کے نیچے چھپایا گیا تھا وہ نہ تو کچھ بولی اور نہ ہی ٹھوکر لگنے پر کوئی آواز نکالی اس کی موٹی موٹی آنکھوں میں خوف کے سائے لہرا رہے تھے اور وہ پلکیں جھپکائے بغیر وکرم کی طرف دیکھ رہی تھی۔

دونوں ہاتھ سر پر رکھ لو وکرم نے اسے حکم دیا پھر دوسری لڑکیوں کو مخاطب کرکے بولا تم دونوں بھی ادھر آ جاؤ اور سروں پر ہاتھ رکھ لو۔

دونوں لڑکیاں بوڑھی عورت سے الگ ہونے پر تیار نہ تھیں وکرم نے انہیں دوبارہ حکم دیا اور ایک ہوائی فائر کر دیا لڑکیاں فی الفور بوڑھی عورت سے الگ ہو گئیں اور سروں پر ہاتھ رکھ کر نوجوان عورت کے

قریب آ گئیں ایک کی عمر پندرہ سولہ برس اور دوسری کی اٹھارہ انیس برس کے لگ بھگ تھی ان کے منہ کھلے ہوئے تھے اور وہ کسی نازک شاخ کی مانند لرز رہی تھیں۔

اس دوران میں وکرم کے دونوں ساتھی گھر کے اندر تمام سامان جمع کرنے میں مصروف تھے۔

وکرم نے مردوں اور عورتوں کو ایک کونے میں کھڑا کر دیا اور پھولن سے مخاطب ہو کر بولا تیرے کو کھانا پکانے میں پریشانی ہوتی تھی نا اس کو ساتھ لے چلتے ہیں بڑی سگھڑ اور سلیقہ شعار لگے ہے۔

ٹھکرانی پھولن کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوئی بولی بیٹی ہماری لاج تیرے ہاتھ میں ہے میری بہو کو کچھ نہ کہنا میرے بڑھاپے کی لاج رکھ لینا میں تیرے آگے اپنی جھولی پھیلاتی ہوں۔

میں بھی کسی کی بہو بیٹی ہوں پھولن بولی۔ پر میرے پہ تو کسی ٹھاکرنے

ترس نہ کھایا۔

وکرم نوجوان عورت کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا ہوا بولا کیا دیدے

پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی ہے کیا نام ہے تیرا۔؟

میرا نام سرلا ہے۔عورت نے سپاٹ لہجے میں کہا بازو چھوڑ میرا۔

وکرم اسے جھنجھوڑتا ہوا بولا زیور اور نقدی کدھر ہے۔؟

میرے پاس یہ دو جھمکے اور ایک نتھ ہے سرلا اپنے جھمکے اتارتی ہوئی

بولی یہ لینے ہوں تو لے لو باقی کا مجھے پتہ نہیں۔

اس نے ایک جھمکا خود اتارا اور دوسرا وکرم نے کھینچ لیا درد کی وجہ سے

سرلا کے چہرے پر کرب کے آثار نمودار ہو گئے پر اس کے منہ سے سی

کی آواز بھی نہیں نکلی تاہم ضبط کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو

جھلملانے لگے۔

اسی اثناء میں دونوں ڈاکو ایک گٹھڑی لئے نمودار ہوئے ایک نے اپنی

بندوق کے علاوہ ایک شاٹ گن بھی اٹھا رکھی تھی۔

نتھ بھی اتار دوں۔ سرلا نے پوچھا۔

رہنے دے وکرم نے کہا نتھ ڈیرے پر چل کر اتار لیں گے۔

بوڑھے ٹھاکر نے آگے بڑھ کر وکرم کے پاؤں پکڑ لئے بولا میں تمہیں

بھگوان کا واسطہ دیتا ہوں میری بہو کو لیکر نہیں جاؤ۔

کون سے بھگوان کی بات کرتے ہو ٹھاکر۔

اس بھگوان کی جو سب کا بھگوان ہے، ہمارا تمہارا سب کا۔؟

ہم تو نیچ لوگ ہیں ہمارا تمہارا بھگوان ایک کیسے ہو گیا؟ وکرم ملاح نے

قہقہہ لگایا سن رہی ہو پھولن دیوی یہ کہتا ہے ہمارا تمہارا بھگوان ایک

ہے کیوں جھوٹ بولتے ہو ٹھاکر۔؟

میں جھوٹ نہ بولوں جی ٹھاکر بولا۔ بھگوان سب کا ایک ہی ہووے۔

ٹھاکر! تم کھتریوں اور برہمنوں نے اپنے بھگوان کو ایسے مندروں میں

بند کر رکھا ہے جن کے اندر نیچ ذات کے ہندو ہریجن قدم نہیں رکھ سکتے

کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں کیا تم لوگوں نے بھگوان کو مندروں میں

قید نہیں کر رکھا؟ بولتے کیوں نہیں ٹھاکر۔؟

مہاراج پستکوں میں یہی لکھا ہے۔

کیا لکھا ہے پستکوں میں پھولن نے پوچھا۔

ٹھاکر اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے منت سماجت کرنے لگا۔

میں بتاتا ہوں وکرم بولا ان کی پستکوں میں یہ لکھا ہے کہ کچھ انسان نیچ

ملیچھ اور کمی کمین ہوتے ہیں وہ مندروں میں قدم نہیں رکھ سکتے بھگوان

کی پرارتھنا نہیں کر سکتے ان اونچی جات والوں کی برابری نہیں کر سکتے

ان کے کنویں سے پانی کا ڈول نکال لیں تو سارا کنواں بھرشٹ ہو

جاوے ہونہہ جن پستکوں میں ایسی باتیں لکھی ہیں وہ اس بھگوان کی

پستک نہیں ہو سکتی جو سب کا بھگوان ہے اس نے سرلا کا بازو پکڑا اچل

رہی چھوکری چل آگے۔

ٹھاکرانی نے وکرم کے پاؤں پکڑ لئے بولی رحم کرو، رحم کرو، یہ ہماری اجت ہے اسے نہ لیکر جاؤ۔

وکرم اس کی بیٹی کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا تو پھر اس چھوکری کو لے جاتے ہیں دونوں لڑکیاں سمٹ کر ٹھاکر کے پیچھے ہو گئیں نوجوان مرد ابھی تک کچھ نہیں بولا تھا۔

وکرم نے اس کے کندھے پر رائفل کا کندہ مارتے ہوئے کہا تو کیوں چپ کھڑا ہے منت کیوں نہیں کرتا یہ کیا لگتی ہے تیری؟

یہ میری گھر والی ہے نوجوان نے جواب دیا اس کے لہجے میں تھوڑی سی اکڑ پائی جاتی تھی تم نے میرے ماں باپ کی منت کی پروا نہ کی تو میری پروا کیا کرو گے۔؟

وکرم نے اسے زور کی لات رسید کی بولا آنکھیں نیچی کر کے بات کر

اس وقت ہم اونچی جات والے ہیں اور تو نیچ ہے چل پھولن دیوی کے چرنوں کو چھو۔

نوجوان ایسا کرنے میں متامل تھا لیکن جب وکرم نے اسے دو چار کندے رسید کیے تو وہ جھک گیا اور جھک کر پھولن دیوی کے قدموں کو ہاتھ لگائے۔

اب سمجھے اونچ نیچ کس کو کہتے ہیں وکرم نے کہا جو زور آور ہے وہی اونچا ہے اگر کبھی ہمیں حکومت مل گئی تو ہم راج تلک والوں سے نالیاں صاف کروائیں گے یاد رکھو بھگوان کبھی جات پات نہ پوچھے کیا خوب کہاوت ہے جات پات پوچھے نہ کوئے ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے جو بھگوان کی پوجا کرتا ہے وہی اس کو پیارا ہے پھر وہ بات بدلتا ہوا بولا ہم اس چھوکری کو ساتھ لے جا رہے ہیں پولیس کو بتایا تو پورے پریوار کو ختم کر دیں گے۔

پھولن اس کو ٹوکتی ہوئی بولی وکرم لڑکی کو رہنے دو اس کو کچھ مت کہو۔

وکرم نے غصے سے پھولن کی طرف دیکھا لیکن فوراً ہی اس کا چہرہ نرم ہو گیا بولا تو کہتی ہے تو چھوڑ دیتا ہوں اس نے سرلا کو چھوڑ دیا اور اس کے شوہر کو پکڑ لیا اسکو لے چلتے ہیں ٹھاکر اگر بیٹے کی ضرورت ہے تو ایک ہفتے کے اندر بیس ہزار روپے کا انتظام کر رکھنا ورنہ ایک ہفتہ بعد اس کی لاش تمہارے گھر پہنچ جائے گی تمہاری بہو کو پھولن دیوی کے کہنے پر چھوڑ رہا ہوں سمجھے۔

وہ بار بار پھولن کا نام لے رہا تھا تا کہ گھر والے اس نام کو یاد رکھیں اور پولیس کو بتا دیں بات ختم کرنے کے بعد اس نے اپنے ساتھیوں کو واپس چلنے کا حکم دیا ایک نے مال مسروقہ کی گٹھڑی اٹھالی دوسرے نوجوان نے ٹھاکر کو سنبھال لیا جب وہ باہر نکلے تو باقی ڈاکو بھی تقریباً فارغ ہو چکے تھے وکرم ملاح نے واپسی کے اشارے کے طور پر تین

ہوائی فائر کیے اور گھاٹیوں کی طرف روانہ ہو گیا بستی کے کئی گھروں سے رونے پیٹنے کی آوازیں آنے لگی تھیں۔

جمنا پار کرنے کے بعد وکرم نے اپنے گروہ کو کوچ کا حکم دے دیا وہ سورج کی پہلی کرن سے پہلے اس علاقے سے دور نکل جانا چاہتا تھا نوجوان ٹھاکر جس کا نام ہم کشن لعل فرض کر لیتے ہیں اس صورت حال سے خاصا پریشان تھا۔

ناموں کے بارے میں یہاں ایک بات بتا دینا مناسب معلوم ہوتی ہے یہ ایک سچا قصہ ہے اور اس میں جن افراد کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ مگر ایک آدھ کے سب زندہ ہیں اس لیے ان کے نام ظاہر کرنا قرین مصلحت نہیں لیکن چونکہ نام کے بغیر کہانی کی روانی متاثر ہوتی ہے اس لیے بعض جگہوں پر فرضی نام استعمال کیے گئے ہیں۔

کشن لعل کوچ کا حکم سن کر پریشان ہو گیا اور وکرم سے مخاطب ہو کر بولا

کیا مجھے تم لوگوں کے ساتھ چلنا ہو گا۔؟

تو کیا تو ہمیں رخصت کرنے آیا ہے! وکرم نے غصے سے کہا پھر پھولن کو بلا کر کہا یہ بندہ تیرے سپرد ہے اس کا خیال رکھنا اگر بھاگنے کی کوشش کرے تو گولی مار دینا۔

مہاراج، میں نے بھاگنے کی بات تو نہیں کی کشن لعل نے کہا میں تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر تم لوگ یہاں سے چلے گئے تو میرا باپ تاوان کس کو دے گا۔؟

تاوان کی فکر مت کر ہمارا آدمی ٹھیک ساتویں روز تیرے باپ کے پاس پہنچ جائے گا اور صرف ایک دفعہ جائے گا اس نے رقم دے دی تو تو آزاد ہو گا ورنہ تیری آتما آزاد کر دی جائے گی۔

کشن لعل بولا دیر سویر تو ہو سکتی ہے۔

ہم دیر سویر کی گنجائش نہیں رکھتے وکرم نے کہا۔

دیر سے آدمی دلیر ہو جاتا ہے ہم تیرے سات دن کے دانہ پانی کے ذمہ دار ہیں۔

کچھ دیر بعد انہوں نے سامان خچروں پر لادا اور آگے روانہ ہو گئے وکرم کے حکم پر کشن لعل نے پھولن دیوی کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور آگے آگے چلنے لگا اس صورت حال سے پھولن نے خاصی برتری محسوس کی کیونکہ وہ گھوڑے پر سوار تھی اور ایک ٹھاکر اس کے گھوڑے کی باگ تھامے آگے چل رہا تھا اس چھوٹی سی بات سے اس کے ذہن میں پائے جانے والے ذات پات کے سارے بندھن ٹوٹ گئے اس نے ٹھاکر سے مخاطب ہو کر کہا تو کیسا ٹھاکر ہے ذلت کے ساتھ میرے گھوڑے کی باگ پکڑے چل رہا ہے۔

کشن لعل جل کر بولا سے کی بات ہے پھولن دیوی میری گھڑی دو گھڑی کی ذلت سے خوش مت ہو ہمارے بڑے تیرے بڑوں کو

صدیوں سے ذلیل کرتے چلے آرہے ہیں اور آشا ہے کہ آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔

پھولن کو اس کی بات پر غصہ تو بہت آیا پر ضبط کرتی ہوئی بولی۔ میں نے یہ بات اس لئے کہی ہے کہ مجھے تم پر رحم آوے ہے مجھے تیری یہ ذلت اچھی نہ لگے ہے۔

اچھا یہ بات ہے تو پھر تو اپنے گرو گھنٹال کو کیوں نہیں کہتی کہ وہ مجھے آزاد کر دے۔

اس بات کا جواب تو میں بعد میں دوں گی پہلے تو میری ایک بات کا جواب دے کیا تیرے گرو گھنٹالوں کو کبھی ہماری ذلت پر افسوس ہوا ہے۔؟

اس میں افسوس کی کیا بات ہے تم لوگ ہو ہی اس قابل بھگوان نے تمہیں بنایا ہی ذلیل کاموں کے لئے ہے۔

پھولن نے گھوڑے کو آگے بڑھایا اور کشن لعل کی کمر پر زور کی لات رسید کی بولی کم بخت آدمی اپنے کاموں سے اتنا ذلیل نہ ہووے جتنا اپنے خیالوں سے ہووے ہے۔

اس لمحے گھاٹیوں میں ایک آواز گونجی وکرم ملاح نے فوراً اپنے آدمیوں کو روکا اور گھوڑے کو موڑ کر پیچھے دیکھنے لگا دور اونچی اونچی گھاٹیوں سے گرد اڑتی دکھائی دی۔..........

کوئی اس طرف آرہا ہے وکرم نے کہا تم لوگ جلدی سے پوزیشن سنبھال لو۔

وہ اپنے آدمیوں کو جلدی جلدی ہدایت دینے لگا جب اس کی نظر کشن لعل پر پڑی تو وہ تیزی سے اس کے قریب گیا اور بولا ہو سکتا ہے آنے والے پولیس کے آدمی ہوں ہمارے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ہم پولیس سے نمٹنا خوب جانتے ہیں لیکن تم کوئی غلطی نہ کرنا اگر تم نے

پولیس کو کوئی اشارہ دینے کی کوشش کی پہلی گولی تمہارے سینے میں اترے گی۔

چند لمحوں کے اندر وہاں سناٹا چھا گیا تمام ڈاکوؤں نے مختلف ٹیلوں اور جھاڑیوں کی اوٹ میں پوزیشن سنبھال لی تھی اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہاں ایک بھی ذی روح موجود نہیں تھا یہاں تک کہ ان کے گھوڑے بھی خاموش کھڑے تھے۔

کچھ دیر بعد ایک شخص جو خچر پر سوار تھا ایک ٹیلے کی اوٹ سے نمودار ہوا۔

جب وہ بالکل قریب آ گیا تو وکرم ملاح نے اسے رکنے کا حکم دیا اور پوچھا وہ کون ہے۔؟

میرا نام ششی جین ہے اور میں وکرم ملاح سے ملنا چاہتا ہوں۔

وکرم نے سوچا کہ وہ پولیس کا مخبر بھی ہو سکتا ہے یہاں وکرم ملاح کوئی

نہیں ہے اس نے کہا تمہارے باقی ساتھی کہاں ہیں۔؟

ششی جین اپنے خچر سے نیچے اتر آیا اس کی عمر چھبیس، ستائیس برس کے لگ بھگ تھی اور غربت اس کے چہرے سے عیاں تھی۔

میں بالکل اکیلا ہوں مہاراج اس نے کہا مجھے گاؤں کے مکھیا نے بھیجا ہے ہمیں خبر ملی تھی کہ وکرم ملاح ادھر سے گزر رہا ہے تم اسے نہیں دیکھا۔؟

وکرم نے اپنے ایک ساتھی کو آواز دی اور ششی کی تلاشی لینے کے لئے کہا نوجوان کے پاس کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں ہوئی تب وکرم نے دو آدمیوں کو پیچھے دوڑایا تاکہ وہ یہ دیکھیں کہ کچھ لوگ پیچھے تو نہیں چھپے ہوئے اس چھان بین میں پندرہ بیس منٹ لگ گئے ششی نامی نوجوان اکیلا تھا اور اس کی نیت میں بھی کوئی خرابی نظر نہیں آتی تھی تب وکرم نے ششی کو مخاطب کرکے کہا میں ہوں وکرم ملاح اب تو بتا

تجھے کیا کام ہے۔؟

ششی نے اپنے گاؤں کا نام بتایا اور کہا کہ گاؤں کی دو پارٹیوں میں ایک عورت کے معاملے پر جھگڑا ہو گیا ہے اور مکھیا نے وکرم کو اس جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے لئے بلایا ہے۔

یہ بات وکرم کے لئے نئی نہیں تھی وہ اس سے پہلے بھی کئی جھگڑوں کے فیصلے کر چکا تھا فیصلہ کرنے والا اگر کمزور ہو یا مخالف پارٹیوں کے دلوں میں اس کے لئے احترام نہ ہو تو وہ مشکل ہی سے اس کے فیصلے کو تسلیم کرتے ہیں وکرم ملاح ڈاکوؤں کی روایات کے مطابق اپنی برادری کے لوگوں کی مدد بھی کرتا رہتا تھا اس مدد میں درحقیقت سیاست پائی جاتی تھی مدد پانے والے غریب لوگ کئی اعتبار سے ڈاکوؤں کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں ان کے ذریعے انہیں پولیس کی نقل و حرکت اور کارروائیوں کی بروقت خبر ملتی رہتی ہے نیز اگر پولیس کے حملوں کے

دوران ڈاکوؤں کے کسی گروہ پر مشکل وقت آن پڑے تو ان غریبوں کے گھر ان کے لئے بہترین پناہ گاہ ثابت ہوتے ہیں۔

وکرم نے ششی سے تمام ضروری باتیں پوچھنے کے بعد اس سے کہا کہ وہ اگلے روز اس کے گاؤں آئے گا اس پیغام کے ساتھ اس نے ششی کو رخصت کر دیا اور ایک آدمی کو اس کے تعاقب میں روانہ کر دیا تا کہ وہ یہ دیکھے کہ ششی واپس جا کر کن لوگوں سے ملتا ہے اور کیا کرتا ہے۔

اس وقت صبح ہو چکی تھی اور سورج کی کرنوں کے ساتھ ہی جنگل میں زندگی کے آثار نمودار ہونے لگے تھے وکرم نے ایک مناسب جگہ دیکھ کر ڈیرہ ڈال دیا اور ناشتے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشورہ کرنے لگا کچھ کا خیال تھا یہ پولیس کی چال ہے اور اگر وکرم گاؤں میں گیا تو پولیس کے گھیرے میں آ جائے گا۔

تھوڑی سی بات چیت کے بعد وکرم نے فیصلہ کیا کہ وہ گاؤں ضرور

جائے گا حالانکہ اسکے زیادہ ساتھی مخالف کر رہے تھے انہوں نے شام تک وہاں آرام کیا سورج غروب ہونے کے بعد اس نے پانچ آدمیوں کو ساتھ لیا اور گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا ان پانچ آدمیوں میں پھولن دیوی بھی تھی۔

جس ڈاکو کو ششی جین کے پیچھے بھیجا گیا تھا وہ دریا کے کنارے پر وکرم کو ملا اس نے رپورٹ دی کہ ششی پہلے مکھیا کے گھر گیا کچھ دیر وہاں ٹھہرا رہا اور پھر اپنے گھر گیا کوئی مشکوک آدمی اس کے گھر آتا جاتا دکھائی نہیں دیا تھا۔

وکرم نے اپنے دو ساتھیوں کو گاؤں میں داخل ہونے والے راستوں کی نگرانی پر مامور کر دیا اور بقیہ تین ساتھیوں کے ہمراہ مکھیا کے گھر پہنچ گیا مکھیا کا نام موہن داس تھا اور اس کی وکرم ملاح سے پرانی شناسائی تھی وکرم وقتاً فوقتاً اس کی مالی مدد بھی کرتا رہتا تھا رسمی رام پرنام کے

بعد موہن داس نے نظریں گھما کر پھولن دیوی کی طرف دیکھا جو کندھے پر رائفل ڈالے لاتعلق سی کھڑی تھی۔

یہ پھولن دیوی ہے۔

وکرم نے تعارف کرایا۔

میرے گروہ میں شامل ہے تم اس پر بھروسہ کر سکتے ہو۔

موہن داس نے پھولن دیوی کو پرنام کیا اور انہیں اندر لے جا کر بیٹھا دیا پھولن کے علاوہ وکرم کے ساتھ ایک ڈاکو اور تھا جسے اس نے مکان کی نگرانی کے لئے باہر بھیج دیا۔

رسمی کلمات کے بعد موہن داس اصل موضوع کی طرف آتا ہوا بولا ہم نے تمہیں ایک فیصلہ چکانے کے لئے تکلیف دی ہے برادری کے دو دھڑوں میں کچھ عرصے سے گڑبڑ چل رہی تھی اب یہ گڑبڑ زیادہ ہو گئی ہے ایک اجے کمار کا دھڑا ہے اور دوسرا امرناتھ کا۔ دونوں مرنے

مارنے پر تلے ہوئے ہیں۔

معاملہ کیا ہے۔

سارے فساد کی جڑ امرناتھ کی لڑکی رام دلاری ہے عمر پندرہ سولہ سال کے لگ بھگ ہے پر سب کے کان کترتی ہے اجے کمار کا کہنا ہے کہ رام دلاری اس کے بیٹے دنیش کی ٹھیکرے کی مانگ ہے کچھ عرصہ پہلے امرناتھ نے اجے کمار سے کہا کہ بڑی ہوگئی ہے اب وہ اسے بیاہ کی تاریخ دے پہلے تو وہ ٹال مٹول کرتا رہا پھر شادی سے انکاری ہوگیا میں نے اسے بلا کر پوچھا تو کہنے لگا کہ لڑکی نہیں مانتی کہتی ہے کہ اگر دنیش کے ساتھ اس کا بیاہ کیا گیا تو وہ کچھ کھا کر سو جائے گی ادھر دنیش بہت غصے میں ہے وہ کہتا ہے کہ اگر امرناتھ نے سیدھے طریقے سے بیاہ نہ کیا تو وہ چھوکری کو اٹھوا لے گا۔

چکر کیا ہے چھوکری کسی اور کو تو نہیں پسند کرتی۔؟

ایسی کوئی بات سننے میں نہیں آئی۔ مکھیا نے کہا۔

اگر ایسی بات ہوئی تو زیادہ خرابی ہوگی۔

تیری کیا مرضی ہے موہن داس۔ وکرم نے پوچھا کیا تو چاہتا ہے کہ یہ سمبندھ ہو جائے؟

میں تو کیول شانتی چاہتا ہوں مکھیا نے کہا جو کچھ بھی ہو سب کے لئے اچھا ہو۔

اچھا تو ایسا کر کہ آدمی بھیج کے سب کو بلا لے امرناتھ کو میری طرف سے پیغام بھیجو کہ وہ چھوکری کو بھی ساتھ لے کر آئے ہم زیادہ دیر یہاں نہیں رک سکتے۔

مکھیا اٹھ کر باہر چلا گیا۔

پندرہ بیس منٹ کے اندر تمام متعلقہ افراد مکھیا کی بیٹھک میں جمع ہوگئے

وکرم نے دونوں طرف کی بات سن کر فوراً ہی فیصلہ کر دیا کہ رام دلاری اور دنیش کی شادی نہیں ہوگی۔ فیصلہ دینے کے بعد وکرم جانے کے لئے کھڑا ہو گیا مکھیا نے کہا اس نے کھانے کا انتظام کیا ہے لیکن وکرم نے مزید رکنے سے انکار کر دیا جب وہ باہر نکلا تو ایک شخص جس نے گیروے رنگ کی چادر کی بکل مار رکھی تھی وکرم کے قریب آیا اور کہا کہ وہ اس سے علیحدہ میں بات کرنا چاہتا ہے اس نے اپنے منہ پر ڈھاٹا باندھ رکھا تھا۔

اپنی شکل تو دکھاؤ۔ وکرم نے کہا پتہ تو چلے تم ہو کون۔؟

چادر پوش نے اپنا ڈھاٹا نیچے کر دیا بولا میں تمہارا اجن ہوں وشواس رکھو۔

اس کی گھنی مونچھیں اور تیز آنکھیں دیکھ کر وکرم سمجھ گیا کہ وہ اس کی برادری کا آدمی ہے کیا کہنا چاہتے ہو اس نے پوچھا۔؟

ذرا ادھر آ جاؤ چادر پوش نے کہا بات پردے کی ہے۔

وکرم اس کے ساتھ جانے لگا تو پھولن بولی رک جاؤ چادر کے اندر کیا؟

چادر پوش نے سر گھما کر پھولن کی طرف دیکھا اس کی تیز آنکھوں میں ہلکی سی چمک تھی قدرے توقف کے بعد بولا چادر کے اندر بہت کچھ ہے لیکن اگر میں نے اس کو استعمال کرنا ہوتا تو سامنے نہ آتا۔

وکرم نے پھولن کو ساتھ لیا اور چادر پوش کے ہمراہ تاریکی میں ایک طرف چلا گیا۔

میں چند روز پہلے جیل سے چھوٹ کر آیا ہوں چادر پوش نے کہا جیل میں میری ملاقات لالہ رام سنگھ اور سری رام سنگھ سے ہوئی تھی۔

وکرم نے گہرا سانس لیا اور ہولے ہولے سر ہلانے لگا اسے اس بات کا بخوبی احساس تھا کہ اس نے بابو گجر کو قتل کر کے دونوں ٹھاکر بھائیوں کو اپنا دشمن بنا لیا تھا۔

چادر پوش اپنی بات جاری رکھتا ہوا بولا دونوں بھائی تم سے بہت

ناراض ہیں انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ تم نے ایک عورت کی خاطر بابو

گجر کو قتل کیا ہے وہ پھولن کی طرف مڑا غالباً پھولن دیوی ہے وہ تیرے

بھی دشمن ہو گئے ہیں۔

کون ہیں یہ دونوں؟ پھولن نے کہا میں نے کبھی ان کا نام نہیں سنا۔

یہ ہمارے جتھے کے سردار تھے وکرم نے کہا پھر چادر پوش کی طرف مڑا

ان کی سزا اب ختم ہو رہی ہے۔؟

تھوڑی سی سزا باقی ہے چادر پوش نے کہا ذرا ہوشیار رہنا دونوں تیرے

اور پھولن دیوی کے قتل کا فیصلہ کر چکے ہیں۔

وکرم نے چادر پوش کا کندھا تھپتھپایا اور جیب سے کچھ نوٹ نکال کر

اس کی طرف بڑھائے بولا تجن کا نام کیا ہے۔؟

سیوک کو جیون داس کہتے ہیں پر یہ پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔

رکھ لے جیون داس۔ یہ ہجنوں کے پیار کی نشانی ہے ہمیں پھر بھی تمہاری ضرورت پڑے گی آدمی آدمی کے کام آتا ہے موقع ملے تو قصائیوں کی رہائی کی خبر رکھنا ہم دوبارہ تم سے ملاقات کریں گے۔

جیون داس نے پیسے لے کر جیب میں رکھ لئے اور نمسکار کرتا ہوا ایک طرف روانہ ہو گیا۔

وکرم ملاح نے اپنے ساتھیوں کو واپسی کا سگنل دیا اور وہاں سے رخصت ہو گیا سری رام سنگھ اور لالہ رام سنگھ کے ذکر نے اسے پریشان کر دیا تھا وہ خوب جانتا تھا کہ دونوں بھائی جس بات کا فیصلہ کر لیتے تھے اسے انجام تک پہنچا کر چھوڑتے تھے۔

راستے میں پھولن نے کہا تو نے پہلے تو کبھی ٹھاکروں کا ذکر نہیں کیا۔

ہاں کبھی خیال ہی نہیں آیا۔

پر یہ میرے دشمن کیوں ہو گئے ہیں میں نے تو کبھی ان کی شکل میں بھی

دیکھی۔

تو ان کی گدی پر جو بیٹھ گئی ہے وکرم نے کہا ہم ہریجن ہیں وہ ٹھاکر ہیں انہیں یہ بات گوارا نہیں کہ کوئی ہریجن ان کی گدی سنبھال لے۔

تو نے کیا سوچا ہے۔؟

ان ٹھاکروں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا جس کی گولی پہلے چل گئی وہی زندہ رہے گا تو بھی ہوشیار رہنا۔

پھولن سوچنے لگی کہ اب اس کے لئے اس دلدل سے نکلنا خاصا مشکل تھا تاہم ہاتھ میں رائفل ہونے کی وجہ سے وہ خود کو بے بس نہیں محسوس کرتی تھی۔

چند روز کے بعد کشن لعل کے باپ نے بیس ہزار روپے ادا کر دیے۔

وکرم ملاح نے کشن لعل کو بلا کر کہا تیرے باپ نے رقم ادا کر دی ہے تو جا سکتا ہے کشن لعل نے پر پیچ ٹیلوں اور گھاٹیوں پر نظر ڈالی اور کہا ایسے

ہی چلا جاؤں۔؟

تو اور کیسے جاؤ گے؟ کیا برات لے کر جانا چاہتے ہو۔

میں تو ان ٹیلوں میں ہی گم ہو جاؤں گا کوئی راستہ بتانے والا ساتھ کر

دو۔ وکرم نے ایک ڈاکو سے کہا جاؤ اس کو تھوڑا سا آگے کر آ۔

خالی ہاتھ چلا جاؤں! کشن لعل نے کہا لمبا راستہ ہے جانے کتنا سمے لگ

جائے کچھ پیسہ ہاتھ میں ہو گا تو بھیک مانگنے سے بچ جاؤں گا۔

وکرم نے جیب سے چند نوٹ نکال کر اس کی طرف اچھال دیئے پھر

کہا اپنی زبان کو قابو میں رکھنا پولیس تک بات گئی تو دوسرا نمبر تیری گھر

والی کا ہو گا۔

کشن لعل نے نوٹ اٹھا لیے ہاتھ جوڑے اور ڈاکو کے ساتھ رخصت

ہو گیا۔

وکرم نے تاوان کی رقم تمام ڈاکوؤں میں برابر تقسیم کر دی حالانکہ

ڈاکوؤں میں لوٹ کے مال کی تقسیم ہتھیاروں کے حساب سے ہوتی ہے جس کے پاس جتنا خطرناک ہتھیار ہوگا اسے اتنا ہی بڑا حصہ ملے گا مثلاً آٹومیٹک یا نیم آٹومیٹک رائفل رکھنے والوں کو تین حصے تھری ناٹ رائفل والوں کو دو حصے اور شاٹ گن رکھنے والوں کو ایک حصہ ملتا ہے۔

اس تقسیم سے قبل کچھ رقم خیرات کے لئے الگ کر لی جاتی ہے یہ رقم آس پاس کے دیہاتوں کے غریبوں اور ہمدردوں میں تقسیم کر دی جاتی ہے یہ ہمدرد پولیس کی پوچھ گچھ کے دوران خاموشی اختیار کرتے ہیں اور بوقت ضرورت ڈاکوؤں کو پناہ اور راشن پانی فراہم کرتے ہیں لیکن وکرم نے اپنے ساتھیوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے تمام رقم ان میں تقسیم کر دی تھی مقصد اس کا یہ تھا کہ سری رام سنگھ اور لالہ رام سنگھ کی رہائی کے بعد کوئی ڈاکو اس کا ساتھ نہ چھوڑے ٹھاکر

بھائیوں کے گروہ میں شامل ہونے سے پہلے وہ آزادنہ طور پر کام کرتا تھا اور اغوا کا ماہر تھا۔

رقم جیب میں آنے کے بعد وکرم نے اپنے آدمیوں کو چند روز کی چھٹی دے دی تا کہ وہ اپنے دوستوں اور رشتے داروں سے مل سکیں نیز نئے رابطے قائم کر سکیں وکرم چونکہ اپنے گروہ کا سردار بن چکا تھا اس لئے وہ نام بھی پیدا کرنا چاہتا تھا اور دام بھی وہ ایک سخت گیر اور مکار اور ذہین سردار تھا وہ اپنے آدمیوں کو پوری طرح اپنی مٹھی میں رکھنا چاہتا تھا اس مقصد کے لئے دولت کا ہونا بہت ضروری تھا اور دولت کے حصول کے لئے کامیاب وارداتوں کی ضرورت تھی جس گروہ کے پاس جتنے زیادہ مخبر ہوں وہ اتنی زیادہ کامیاب وارداتیں کر سکتا ہے مخبر نہ صرف موٹی آسامیوں پر نظر رکھتے ہیں بلکہ پولیس کی نقل و حرکت کی خبر بھی رکھتے ہیں۔

چند روز کی چھٹیوں کے دوران پھولن دیوی سارا وقت وکرم کے ساتھ رہی ایک رات وکرم کو وہ اپنے گاؤں لے گئی کیونکہ وہ اپنے گھر والوں سے ملنے کے لئے بہت بے چین تھی اس بات کا ڈر بھی تھا کہ پولیس کا کوئی مخبر ان کے گھر کی نگرانی نہ کر رہا ہو وہ رات کی تاریکی میں دریائے جمنا کے کنارے پر رک گئے اور آپس میں صلاح مشورے کرنے لگے پھولن دیوی اپنے بھائی اور بہنوں سے ملنا بھی چاہتی تھی اور اپنی ماں کو پیسے بھی دینا چاہتی تھی۔

میری ماں تو یہیں سے لوٹ چلتے ہیں وکرم نے کہا تیرے گھر کے آس پاس پولیس نے ضرور مخبر لگا رکھے ہوں گے۔

گھڑی دو گھڑی سے زیادہ نہیں رکوں گی پھولن نے کہا مخبر ایک دم تو پولیس کے پاس نہیں پہنچ جاویں گے ماں کو ملنے کو بہت جی چاہے ہے دیکھا اگر پولیس کو یہ پتا چل گیا کہ تو اپنے گھر آئی تھی تو وہ تیرے گھر

والوں کو پریشان کریں گے اس لئے تیرا جانا ٹھیک نہیں۔
ایسا کر ماں کو اور منی کو اور بھیا کو یہاں بلا لا۔
پاگل ہو گئی ہے وکرم نے کہا وہ مجھ پر کبھی بھی وشواس نہیں کریں گے کیونکہ میں تجھے اغوا کر کے لے گیا تھا اب تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ اپنے گھر والوں کو بھول جا پچھلی واردات کے بعد تیرا نام پولیس کے ریکارڈ میں آ چکا ہو گا تجھے اب ہمارے سوا کہیں پناہ نہیں ملے گی چل واپس چلتے ہیں میں تجھے پورے انتظام کے ساتھ لاؤں گا پھر تو آرام سے اپنے گھر والوں سے مل لینا۔
پھولن نے گہرا سانس لیا بولی میں ماں کو پیسے دینا چاہتی ہوں۔
وکرم نے تھوڑی دیر سوچا پھر بولا لا مجھے دے پیسے میں تیری ماں کو دے آتا ہوں اسے خیریت کی اطلاع بھی دے دوں گا تو ادھر ہی بیٹھ
پھولن نے اپنے حصے کے پیسوں میں سے آدھے سے زیادہ پیسے نکال

کرو کرم کو دے دیے اور کہا کہ ماں کے ہاتھ پر رکھنا کسی اور کو نہیں دینا اور کہنا کہ پھولن بہت خوش ہے۔

وکرم نے پیسے لئے اور گاؤں کی طرف چل پڑا۔

پھولن نے ہولے سے آواز دی اور یہ بھی کہہ دینا کہ میں سب کو بہت یاد کرتی ہوں۔

وکرم نے اپنا چہرہ چادر میں چھپا لیا اور محتاط نظروں سے چاروں طرف دیکھتا ہوا گاؤں کی طرف بڑھا گلیاں سنسان تھیں اور ہر طرف رات کا سناٹا پھیلا ہوا تھا کبھی کبھی کسی کتے کے بھونکنے کی آواز اس سناٹے کو توڑتی ہوئی سنائی دیتی وکرم تاریکی میں چلتا ہوا پھولن کے دروازے پر پہنچا اور ہولے سے دستک دی اور ہلکی سی آواز پیدا ہوئی اور پھر دو افراد کی کھسر پھسر سنائی دی گھر والوں پر گزشتہ واردات کا خوف ہنوز باقی تھا وکرم نے دوبارہ دستک دی اور انتظار کرنے لگا۔

کون؟ اندر سے کسی عورت کی آواز ابھری۔

میں بھولا رام ہوں جی وکرم نے مسکینوں جیسی آواز میں کہا پھولن کی خیر خبر دینے آیا ہوں۔

پھولن کا نام سنتے ہی دروازہ کھل گیا تاریکی میں پھولن کی ماں مولا کا ہیولا دکھائی دیا اس نے دروازہ کھولتے ہی پھولن کے بارے میں بے شمار سوالات کر ڈالے۔

کہاں ہے میری بیٹی پھولن خود کیوں نہیں آئی بیمار تو نہیں ہے ظالموں نے اسے چھوڑ دیا ہے یا نہیں؟ اسے کوئی دکھ تکلیف تو نہیں؟ گھر کیوں نہیں آئی۔؟؟

چاچی پھولن بڑے آنند میں ہے اس نے ڈاکوؤں کے ساتھ دوستی کر لی ہے گھر اس لئے نہیں آئی کہ اس کے بیری بہت ہو گئے ہیں یہ لے اس نے جیب سے سو سو کے نوٹوں کی گڈی نکال کر مولا کی طرف

بڑھائی اس نے یہ پیسے بھجوائے ہیں بولتی تھی کہ ماں سے کہنا میں بہت خوش ہوں کسی روز ملنے آؤں گی۔

مولا نے جھجکتے ہوئے رقم لے لی اتنے سارے نوٹ دیکھ کر اس کی آنکھیں چمکنے لگیں وکرم نے محسوس کیا کہ اس کے پیچھے بھی کچھ لوگ کھڑے تھے لیکن کوئی سامنے نہیں آیا۔

ذرا رک جاؤ مولا نوٹ ساڑی کے پلو میں باندھتی ہوئی بولی میں پھولن کے لئے کچھ بھوجن تیار کر دیتی ہوں..........اور..........اس کی دو ساڑھیاں اور کپڑے بھی باندھ دیتی ہوں۔

چاچی پھولن نے ساڑیاں پہننا چھوڑ دی ہیں اب وہ مردوں والے کپڑے پہنتی ہے اور مردوں کی طرح رہتی ہے اور کھانے پینے کو بھی بہت ہے اس کے پاس اچھا میں چلتا ہوں میرا نام بھولا رام ہے کسی کو بتانا نہیں کہ پھولن نے پیسے بھیجے ہیں۔

اس نے دائیں بائیں دیکھا اور تیزی سے واپس ہولیا۔

پھولن ریت پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی جب اس نے وکرم کو واپس آتے دیکھا تو جلدی سے آنسو پونچھ ڈالے اور جلدی سے کھڑی ہوگئی اس کے دل میں اپنے گھر اپنی ماں اور اپنے بھائی بہنوں کے بارے میں بہت سے سوالات مچل رہے تھے لیکن اس نے کوئی سوال نہیں کیا جو کچھ وکرم نے بتایا وہ چپ چاپ سنتی رہی۔

چند روز چھٹیاں گزرنے کے بعد وکرم ملاح کے آدمی دوبارہ ڈیرے پر پہنچ گئے ان لوگوں کی زبانی وکرم کو بہت سی کارآمد باتیں معلوم ہوئیں اگلے روز گروہ کو کوچ کا حکم ملا اور وہ اپنے سازوسامان سمیت جمنا کے مشرق کنارے پر پہنچ گئے وہاں سے انہوں نے کشتی کے ذریعے دریا پار کیا اور بگھی سے کچھ دور پڑاؤ ڈال دیا وکرم نے سب سے پہلے چار پانچ آدمیوں کا ارد گرد ٹیلوں پر پہرہ لگا دیا باقی ڈاکوؤں نے خیمے اور

شامیانے لگا کر دریاں بچھا دیں۔

وکرم کافی دیر تک اپنے ساتھیوں کے ساتھ صلاح مشورہ کرتا رہا اس دوران میں پھولن کھانے کا انتظام کرتی رہی بعد میں وکرم نے اسے بتایا کہ انہوں نے ایک گاؤں کو لوٹنے کا پروگرام بنایا ہے۔

کون سا گاؤں؟ پھولن نے پوچھا۔

گاؤں کا نام کرت پور دیوکلی ہے وکرم نے جواب دیا۔

ہم نے اس گاؤں کے بارے میں ساری معلومات اکٹھا کر لی ہے تو بھی ہمارے ساتھ جائے گی دوبارہ کسی کو اغوا کرو گے۔؟

نہیں اس دفعہ صرف نقدی اور اناج لوٹیں گے۔

کب جاؤ گے پھولن نے پوچھا۔؟

کل دوپہر کے بعد۔

ہائے رام دن دھاڑے لوٹ مار مچاؤ گے۔؟

ہاں کل گاؤں کے زیادہ تر مرد ایک دوسرے گاؤں میں پنچایت کی

ایک بیٹھک میں شامل ہونے جا رہے ہیں گاؤں میں صرف عورتیں

بچے یا چند بڈھے رہ جائیں گے ہم بڑی شانتی کے ساتھ جائیں گے

اور مال اکٹھا کر کے آئیں گے تو اپنی رائفل اچھی طرح صاف کر لے

اور دیکھ جب تک تیری جان خطرے میں نہ ہو گی گولی مت چلانا اور

دوسری بات اگر پکڑی جائے تو پولیس کو کچھ مت بتانا۔

پھولن عجیب نظروں سے اپنی رائفل کو گھورنے لگی گزشتہ واردات کے

دوران اس کے دل میں ایک انجانا سا احساس برتری پیدا ہوا تھا وہ

اس احساس کو دوبارہ زندہ کرنا چاہتی تھی۔

اگلی صبح وکرم ملاح نے کرت پور کو لوٹنے کے لئے اپنے اور پھولن کے

علاوہ بارہ ڈاکوؤں کو انتخاب کیا پورا گروہ علی الصباح بیدار ہو گیا اور ہر

شخص واردات کی تیاری میں لگ گیا کچھ لوگوں نے پولیس کی وردیاں

نکالیں اوران پر استری کرنے لگے۔

اس دفعہ ہم پولیس کی وردیوں میں جائیں گے وکرم نے پھولن سے کہا

تم بھی وردی پہنوگی۔وردیاں کیوں؟ پھولن نے کہا۔

وردیوں کے کئی فائدے ہیں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ گاؤں

والے وردیوں کی وجہ سے ہمیں پولیس کے آدمی سمجھیں گے اور فائر

نہیں کریں گے دوسری بات یہ ہے کہ وردی کی وجہ سے آدمی چست

رہتا ہے اور بھاگنے دوڑنے میں آسانی ہوتی ہے اس کے علاوہ اگر کسی

پولیس پارٹی کا سامنا ہو جائے تو وہ بھی دھوکا کھا جاتے ہیں اور فوراً

فائر نہیں کھولتے جس کی وجہ سے ہمیں اِدھر اُدھر چھپنے کا موقع مل جاتا

ہے۔

پھولن کا قد چونکہ چھوٹا تھا اس لئے اسے کوئی بھی وردی پوری نہیں آ

رہی تھی بالآخر اس نے سوئی دھاگا نکالا اور ایک وردی کو جو سب سے

چھوٹی تھی اپنے ناپ کے مطابق کر لیا۔

وکرم نے جن ڈاکوؤں کو گاؤں کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا تھا انہوں نے واپس آ کر خوش خبری سنائی اور کہا کہ وہ کامیابی کا شگون دیکھ کر آئے ہیں اس شگون کی تفصیل بتاتے ہوئے ایک ڈاکو نے کہا جب ہم نے کرت پور میں قدم رکھا تو سب سے پہلے ہماری نظر ایک عورت پر پڑی وہ ہماری طرف آ رہی تھی اس کے سر پر مٹکا اور بغل میں بچہ تھا ہم اسے دیکھ کر آڑ میں ہو گئے۔

اچھا شگون ہے وکرم نے کہا ہم کامیاب لوٹیں گے۔

اس قسم کے لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں سے شگون لیتے ہیں اگر راستے میں بدشگونی ہو جائے تو وہ ڈکیتی کا پروگرام ملتوی کر دیتے ہیں مثلاً اگر کوئی گیدڑ گروہ کا راستہ کاٹتا ہوا بائیں سے دائیں طرف چلا جائے تو سونا ملتا ہے ایک اور روایت کے مطابق اگر گیدڑ دن کے وقت اور تیز

رات کے وقت بولے تو برا شگون ہے اور گروہ کو فوراً وہ علاقہ چھوڑ دینا چاہیے ورنہ وہ گروہ ضرور گرفتار ہو جائے گا اگر دریا پر نظر پڑتے ہی کوے کی آواز سنائی دے تو گروہ کا مشن کامیاب رہے گا لیکن اگر کوا بھینس پر سوار ہو یا کسی مردار پر بیٹھا دکھائی دے تو یہ تباہی کی علامت ہے گروہ کو الٹے قدموں واپس ہو جانا چاہیے۔

بہرحال وکرم نے مٹکے والی عورت کو اچھا شگون قرار دیا دوپہر کے بعد وہ اور اس کے ساتھی ضروری سامان کے ساتھ کرت پور کی طرف روانہ ہوئے پولیس کی وردیوں اور ٹوپیوں میں وہ پولیس پارٹی کے آدمی معلوم ہو رہے تھے زیادہ تر ڈاکوؤں کے کندھوں پر رائفلیں کمر پر پستول اور سینے پر کارتوسوں کی پیٹیاں نظر آ رہی تھیں انہوں نے چار کشتیوں میں دریا پار کیا اور تیزی سے گاؤں کی طرف بڑھے وکرم نے ہر ڈاکو کو اس کی ڈیوٹی پہلے سے سمجھا رکھی تھی کچھ ڈاکو مقررہ جگہوں پر

پوزیشنیں سنبھالنے کے لئے دوڑے باقیوں نے وکرم کے حکم پر چند ہوائی فائر کئے اور گاؤں کے وسط میں پہنچ گئے فائر کرنے والوں میں پھولن بھی شامل تھی گاؤں کے وسط میں پہنچ کر وہ دوسرے تین ڈاکوؤں کے ہمراہ ایک مخصوص جگہ پر کھڑی ہوگئی ان چاروں کا کام یہ دیکھنا تھا کہ کوئی شخص کسی کھڑکی دروازے یا چھت وغیرہ سے فائرنگ کی کوشش نہ کرے وہ بڑی مستعدی سے چاروں طرف دیکھ رہے تھے پھولن نے اپنی رائفل بغل میں دبا رکھی تھی اور تیز نظروں سے اپنے حصے کے چوتھائی دائرے کی نگرانی کر رہی تھی اس کے چہرے پر اعتماد اور جوش کی گرمی پائی جاتی تھی۔

وکرم ملاح ڈکیتی کی کاروائی کی نگرانی کر رہا تھا کسی نے مزاحمت نہیں کی جو گاؤں کے اندر تھے وہ گولیوں کی آواز سن کر گھروں میں گھس گئے گاؤں والے اس وقت ڈاکوؤں کی مزاحمت کرتے ہیں جب انہیں

قبل از وقت ڈکیتی کی اطلاع مل جائے اور پندرہ بیس آدمی ہتھیاروں سمیت ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے کیونکہ ڈاکو جدید اور خودکار ہتھیاروں سے لیس ہوتے ہیں ایک نالی دونالی بندوقیں ان کے مقابل کھلونوں کی حیثیت رکھتی ہیں دوسری بات یہ ہے کہ آج کل ڈاکوؤں کے گروہ جدید ہتھیاروں کے علاوہ جنگی داؤ پیچ بھی جانتے ہیں جب کہ دیہاتوں کے پاس جنگی مہارت اور تنظیم نہیں ہوتی مزاحمت کی صورت میں ڈاکو ایک دو دیہاتوں کو قتل کر کے باقیوں کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

وکرم ملاح کے آدمی نہایت بچے تلے انداز میں لوٹ مار کر رہے تھے دو یا تین آدمی ایک گھر میں داخل ہوتے دہشت زدہ عورتوں بچوں اور مردوں کو کسی کمرے کے کونے میں بیٹھنے کا حکم دیتے اور تیزی سے قیمتی سامان اکٹھا کرنا شروع کر دیتے اس دوران ایک ڈاکو گھر والوں کو

رائفل کی زد میں لئے رکھتا مقفل صندوق اور الماریاں رائفل کے کندے مار مار کر توڑ دی جاتی اور قیمتی اشیاء کی تلاش میں دیگر سامان کو نہایت بے دردی کے ساتھ ادھر اُدھر بکھیر دیا جاتا۔

ایک گھنٹے کے اندر ڈکیتی کی واردات مکمل ہوگئی نقدی اور زیورات کے علاوہ اناج کی چند بوریاں بھی لوٹی گئیں جنہیں ایک چھکڑے پر لاد لیا گیا کارروائی مکمل ہونے کے بعد وکرم ملاح نے ایک ہوائی فائر کیا یہ واپسی کا سگنل تھا ان ڈاکوؤں کے لئے بھی جو لوٹ مار کر رہے تھے اور ان کے لئے بھی جو مختلف جگہوں پر پہرہ دے رہے تھے فائر کی آواز سنتے ہی سب لوگ تیزی کے ساتھ واپس ہونے دریا کے کنارے پر پہنچ کر بستی والوں کو خوفزدہ کرنے کے لئے چند ہوائی فائر کئے گئے اس کے بعد کشتیوں پر سوار ہونے سے پہلے وکرم نے تمام ڈاکوؤں کو ایک لائن میں کھڑا کر کے ان کی گنتی کی تمام آدمی واپس پہنچ

گئے تھے۔

کشتی میں سوار ہونے کے بعد ایک ڈاکو نے پھولن سے کہا گاؤں کے ایک آدمی نے تمہیں پہچان لیا تھا وہ تمہارا نام لے کر دوسروں کو تمہارے بارے میں بتا رہا تھا پھولن برا سا منہ بناتی ہوئی بولی میری جوتی سے اب ہم سب ایک دنیا کے مسافر ہیں پار لگیں یا ڈوبیں۔

اری ناراج کا کا ہے کو ہووے ہے ڈاکو بولا بات ہی تو کی ہے میں نے اور یاد آیا وہ تیرے گھر والوں کو بھی جانتا تھا۔

پھولن اس کو گھورتی ہوئی سوچنے لگی جب گھر والوں تک اس کی وارداتوں کی خبریں پہنچیں گی تو پتا نہیں وہ کیا سوچیں نجانے یہ بات انہیں اچھی لگے گی یا بری وہ اپنے ماں باپ کی زبانی ڈاکوؤں کی لوٹ مار اور دہشت کے قصے سن چکی تھی لیکن اس کے شعور کے زمانے میں ان کے گاؤں میں کوئی واردات نہیں ہوئی تھی البتہ ایک دو مرتبہ یہ خبر

مشہور ہوئی تھی کہ گوراہا پور والے کے نزدیک ڈاکوؤں نے ڈیرہ جمایا ہے پھولن کو اچھی طرح یاد تھا کہ اس خبر کے بعد گاؤں میں زبردست خوف وہراس پھیل گیا تھا اب جب اس کی ماں اور بھائی بہنیں یہ سنیں گے کہ پھولن بھی ڈاکوؤں کے گروہ میں شامل ہو گئی ہے تو ان کی عجیب کیفیت ہو گی اس کا باپ ضرور شور مچائے گا وہ ضرور اس کی ماں کو طعنے دے گا اسے کبھی اس بات کا احساس نہیں ہو گا کہ پھولن اپنے چھوٹے بھائی کی جان بچانے کے لئے ڈاکوؤں کے ساتھ گئی تھی اور یہ کہ اس کی واپسی کے تمام راستے بند ہو چکے تھے وہ ڈاکو بننے پر مجبور کر دی گئی تھی۔

شام ہونے سے پہلے وکرم اور اس کے ساتھی لوٹ کے مال سمیت ڈیرے پر پہنچ گئے اب ان کے پاس راشن بھی بہت تھا اور نقدی بھی وکرم نے فی الفور کوچ کا حکم دیا اسے معلوم تھا کہ بستی والے واردات

کی رپورٹ لکھانے تھانے پہنچ گئے ہوں گے وہ رات کا بیشتر حصہ سفر کرتے رہے اور صبح ہونے سے پہلے دریائے جمنا کے مشرق میں ایک محفوظ مقام پر پہنچ گئے۔

اس جگہ دو روز آرام کرنے کے بعد وکرم نے اپنے گروہ کو دوبارہ کوچ کا حکم دیا ان کا رخ جنوب کی طرف تھا شروع میں پھولن کو اس تھکا دینے والے سفر سے بہت کوفت ہوتی تھی لیکن رفتہ رفتہ اس نے اس بھاگ دوڑ میں لذت محسوس کرنی شروع کر دی وکرم نے اسے بتایا کہ اس مشقت سے ڈاکو صحت منداور مضبوط رہتے ہیں اور ان کے جسموں میں سختی پیدا ہوتی ہے کیا ہم یونہی گھومتے پھریں گے؟ پھولن نے پوچھا تو ہمیں کہاں لے جائے گا۔؟

میں ایک دوست سے ملنے جا رہا ہوں وکرم نے کہا اس کا نام مستقیم ہے اسکے پاس بھی ڈاکوؤں کا ایک گروہ ہے بڑا اچھا دار آدمی ہے۔

پر تو اس سے کیوں ملنا چاہے ہے۔؟

مورکھ دوستوں سے ملتے رہنا چاہیے مشکل گھڑی آن پڑے تو دوست ہی کام آتے ہیں ان جنگلوں میں رہنے والوں کو دوستوں کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

کیا نام بتایا تو نے۔؟

مستقیم، وکرم نے کہا پولیس میں ایک لمبا چوڑا ریکارڈ ہے اس کے کھاتے میں بے شمار قتل اور ڈکیتیاں شامل ہیں پر تو یہ تفریح کے لئے کسی کو قتل نہیں کرتا اگر کوئی حلق میں اٹکنے لگے تو پھر اسے ختم کرنے میں دیر نہیں لگاتا یہ گاؤں کا رہنے والا ہے۔

اچھا! پھولن نے چونک کر کہا یہ گاؤں تو ہمارے گاؤں کے پاس ہی ہے مستقیم کے باپ اور گھر والے اس سے بہت پریشان تھے کسی کے قابو میں نہیں آتا تھا دن بھر آوارہ گردی کرتا تھا سولہ برس کی عمر میں اس

نے ایک جیب چوری کی مگر پکڑا گیا اور جیل ہو گئی جیل سے رہا ہونے کے بعد کچھ عرصہ تک شرافت سے رہا پھر 23 برس کی عمر میں یہ ایک مسلح ڈکیتی میں شامل ہوا اور دوبارہ پکڑا گیا اسے معلوم تھا کہ اس مرتبہ لمبی سزا ہو گی لہٰذا ضمانت پر رہا ہونے کے بعد اس نے اپنے جیسے چند آوارہ لڑکوں کو ساتھ لیا اور ان گھاٹیوں میں روپوش ہو گیا یہاں پہنچتے ہی اس نے وارداتیں شروع کر دیں اپنی ذہانت اور دلیری کی وجہ سے یہ بہت جلد اونچے قسم کے ڈاکوؤں میں شمار ہونے لگا جب اس نے تھوڑے ہی عرصے کے اندر آٹومیٹک رائفل حاصل کر لی تو بہت سارے ڈاکوؤں کے دل میں حسد اور رشک پیدا ہوا مستقیم اغوا میں بہت ماہر ہے اونچے خاندانوں پر ہاتھ ڈالتا ہے جس آدمی کو اغوا کرتا ہے پہلے اس کے بارے میں پوری معلومات اکٹھا کرتا ہے اس کے معمولات مالی حالت اثر رسوخ اٹھنا بیٹھنا کس قسم کے لوگوں میں ہے

اس کے گھر والے اس کی خاطر کتنی رقم ادا کرنے پر تیار ہو جائیں گے اور اس قسم کی دوسری باتیں۔

پھر تو یہ تاوان بھی زیادہ لیتا ہوگا۔!

میں نے سنا ہے کہ اس نے بعض وارداتوں میں ایک لاکھ روپے بھی وصول کئے ہیں سودے بازی بھی کر لیتا ہے ایک لاکھ مانگ کر پچاس ہزار پر راضی ہو جاتا ہے کچھ عرصہ تک یہ ملکھان سنگھ کے گروہ میں بھی رہ چکا ہے طبیعت کا بہت بہتر ہے اس لئے ماتحتی کے بجائے سرداری زیادہ اچھی کر سکتا ہے۔

مستقیم کو وکرم کا پیغام مل چکا تھا اور وہ اپنے ڈیرے پر اس کا منتظر تھا اسکا ڈیرہ گھنی جھاڑیوں اور سایہ دار درختوں کے درمیان ایک کھلی جگہ پر تھا دور سے بالکل پتا نہیں چلتا تھا اس کے ڈیرے پر زندگی کی ہر آسائش موجود تھی چھبیس سالہ مستقیم ایک قوی الجثہ شخص تھا اس نے

نہایت تپاک سے وکرم کی پذیرائی کی لیکن جب اس کی نظر پھولن پر

پڑی تو وہ ایک دم غصے میں آ گیا اور بولا۔ تم پاگل تو نہیں ہو اس لڑکی کو

کیوں ساتھ لئے پھر رہے ہو؟ کون ہے یہ تمہیں پتا نہیں کہ عورت

ہمیشہ موت کا پیغام ثابت ہوتی ہے۔

وکرم نے مسکرا کر ہاتھ بلند کیا بولا دھیرج مہاراج دھیرج یہ چھوکری

مردوں سے زیادہ جیوٹ ہے دو وارداتوں میں حصہ لے چکی ہے۔

جیوٹ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا وکرے۔ مستقیم نے کہا عورت کی

وجہ سے تیرے آدمیوں میں رقابت پیدا ہو گی وہ تیرے دشمن ہو

جائیں گے۔

پھولن دوسرے ڈاکوؤں کیساتھ کافی دور بیٹھی تھی وہ دونوں کی بات

چیت نہیں سن سکتی تھی۔

خیر، خیر چھوکری کا بندوبست بھی ہو جائے گا وکرم نے کہا میں تیرے

ساتھ دوسری بات کرنے آیا ہوں۔

بیٹھو دوسری باتیں بھی ہوں گی پہلے یہ بتاؤ کہ کیا کھاؤ گے۔؟

جو مل جائے گا کھا لیں گے۔

مستقیم نے اپنے ایک آدمی کو بلا کر کہا سنو یہ ہمارا پرانا یار ہے آج یہ ہمارے ساتھ کھانا کھائے گا دو بکرے ذبح کر لو انہیں الگ بھون لینا خوب لذیذ کھانا ہونا چاہیے ایک پلاؤ کی دیگ چڑھا دینا۔

مستقیم کے گروہ میں زیادہ تر مسلمان تھے اس لئے اس کے ہاں گوشت زیادہ چلتا تھا استاد ہم تو دال چپاتی میں بھی گزارہ کر سکتے ہیں اتنا کھڑاگ نہیں پھیلاؤ۔

گوشت کھایا کرو کرے گوشت، مستقیم اس کے کندھے پر ہاتھ مارتا ہوا بولا گوشت سے بندہ طوفان بن جاتا ہے طوفان گوشت شیروں کا کھایا جاتا ہے دال چپاتی کھانے والے جوتیاں چھوڑ کے

بھاگ جاتے ہیں اور سنا کیا حال ہے تیرا کوئی لمبا ہاتھ نہیں مارا ابھی تک وہ تیرا یار کدھر ہے؟ کیا نام تھا اس کا۔.......... بابو گجر۔

بابو گجر کا کریا کرم ہو چکا ہے۔

کیا پولیس۔....... مقابلے میں مارا گیا۔

وکرم نے بابو گجر کو شوٹ کرنے کا سارا واقعہ سنا دیا۔

دیکھا تم نے ابھی میں نے تم سے کیا کہا ہے یہ اس چھوکری کی پہلی نحوست ہے اس سے جلدی جان چھڑا ورنہ بھلے تیرا بھی کریا کرم ہو جائے گا۔

اس کا اب کوئی ٹھکانہ نہیں رہا وکرم نے کہا یہ ہمارے گروہ میں شامل ہو چکی ہے اور اس کا نام مشہور ہو چکا ہے کرت پور میں بعض لوگوں نے اسے پہچان لیا تھا اس سے پہلے بھی چوری کا ایک مقدمہ چل رہا ہے اسکو چھوڑنے کا مطلب پولیس کے حوالے کرنا ہے اب اسکا جیون

مرن ہمارے ساتھ ہے۔

یعنی سانپ کے منہ میں چھپکلی والا معاملہ ہے۔

ہاں ایسا ہی سمجھ لے۔ وکرم نے کہا اس مسئلے پر بعد میں بات کریں گے میں چاہتا ہوں کہ ہم آپس میں مل جل کر کام کریں۔

وہ مستقیم کے ساتھ ایک قسم کا دفاعی معاہدہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے لالہ رام سنگھ اور ہری رام سنگھ سے بہت زیادہ خطرہ تھا انکی رہائی کے بعد ہو سکتا تھا کہ اس کے گروہ کے آدمی دوبارہ ان کے ساتھ جا ملیں اگر چھوٹے گروہ کا کسی بڑے گروہ کے ساتھ معاہدہ ہو تو اسکے رعب داب میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

مل جل کر کام کرنا اچھی بات ہے مستقیم نے کہا لیکن پہلے کھا پی لے آرام کرلے پھر سر جوڑ کر سوچتے ہیں کہ کس طرح مل جل کر کام ہو سکتا ہے۔

ادھر پھولن دیوی دری کے ایک کنارے پر خاموش بیٹھی تھی اس نے دیکھا کہ ایک طویل قامت ڈاکو جس کے بال کندھوں تک لمبے تھے اور جس نے چھوٹی سی داڑھی بھی رکھی ہوئی تھی گہری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

قدرے توقف کے بعد وہ پھولن دیوی کے قریب کھسک آیا اور بولا

اری چھوری تو ان ٹھگوں کے بیچ کیسے اٹک گئی۔؟

پھر اس نے خود ہی اپنی بات پر قہقہہ لگایا۔

پھولن اپنے غصے کو دباتی ہوئی بولی اور تو ان مردوں کے بیچ میں کیسے اٹک گیا۔

داڑھی والا کچھ کھسیانا ہو گیا بولا یوں معلوم ہووے ہے کہ تیرے کو کچھ زیادہ مسالہ لگ گیا ہے نام کیا ہے تیرا۔؟

قریب بیٹھا ایک اور ڈاکو بولا یہ پھولن دیوی ہے اس کے ساتھ ذرا

سنبھل کر بات کرنا ویسے دل کی بری نہیں ہے۔

میرا نام مان سنگھ ہے داڑھی والے نے کہا تو بھی ادھر آجا۔؟

ادھر کدھر رے؟ پھولن نے غصے سے پوچھا۔

بڑی تیز لگے ہے تو تو۔ میں تو یوں کہوں کہ ہمارے جتھے میں شامل ہو

جا۔

کیوں رے تیرے جتھے میں کیا سونے کے نوالے کھانے کو ملیں۔؟

یہی سمجھ لے..........بلکہ سونے سے بھی اچھے نوالے ملیں اس

جتھے میں مل ملا کر پچاس جوان ہیں۔

پھولن نے ادھر اُدھر نظر دوڑائی بولی یہاں تو پچاس آدمی نہ دکھیں۔

وہ سب آدمی گھر میں بیٹھے رہیں گے تو کھائیں گے کہاں سے مان سنگھ

نے کہا باقی آدمی دھندے پر نکلے ہوئے ہیں۔

پھولن چبھتے ہوئے لہجے میں بولی مرد دھندے پر نکلے ہوئے ہیں اور

عورتیں گھر گرہستی میں لگی ہوئی ہیں اس نے قہقہہ لگایا میری بات کا برا تو نہیں مانا۔؟

مان سنگھ بھی اس کی ہنسی میں شامل ہو گیا پھر وہ اسے متاثر کرنے کے لئے بولا جانتی ہو میرے پاس ایک اسٹین گن، کئی آٹومیٹک رائفلیں اور پستول ہیں وہ اپنے قریب بیٹھے ہوئے ڈاکو پر ہاتھ مارتا ہوا بولا وشواس نہ ہو تو اس سے پوچھ لو اس کا نام بلوان سنگھ گراریا ہے۔

گراریا پھولن نے کہا اور بے اختیار ہنس پڑی۔

پولیس کو دیکھ کر یہ گراری کی طرح گھومنے لگتا ہے مان سنگھ نے کہا قابو میں نہیں آتا اس لئے اسے گراریا کہتے ہیں ویسے یہاں جو بندے نظر آ رہے ہیں ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی کام میں ماہر ہے کوئی گراری کی طرح گھومے ہے کوئی بندر کی طرح درختوں اور چھتوں پر چڑھ جاوے کوئی بلی کی طرح بے آواز چلے اور کوئی گھوڑے کی طرح دوڑ

لگاوے۔

پھولن اس کی بات میں اضافہ کرتی ہوئی بولی اور کوئی کوے کی طرح

کائیں کائیں کرتا جاوے۔

بلوان سنگھ گراریا قہقہہ لگاتا ہوا بولا ارے واہ کھس کر دیا۔

مان سنگھ پھولن کے مذاق کی پروا کئے بغیر بولا ان لوگوں میں کچھ تو اصلی

اور خاصے جتھے دار ہیں کچھ رنگروٹ ہیں اور کچھ چلتے پھرتے آلی موالی

ہیں جو آتے جاتے رہتے ہیں جیسے یہ اپنا گراریا ہے۔

تھوڑی دیر بعد کھانا تیار ہو گیا اور سب نے مل کر کھانا کھایا ان میں

مسلمان بھی تھے ہندو ٹھاکر بھی اور ہریجن بھی تھے تاہم ان میں کوئی

اونچ نیچ نظر نہیں آتی تھی سب مل جل کر قہقہے لگاتے ہوئے کھانا کھا

رہے تھے اگر کوئی تمیز تھی وہ جرائت دلیری اور سفا کی کی وجہ سے تھی

جس کا پولیس میں جتنا لمبا ریکارڈ تھا وہ اتنا ہی اونچا تھا۔

پھولن سارے انتظامات کو بنظر غائر دیکھ رہی تھی اسکے اندر معاملات کو سمجھنے اور نئی چیزیں سیکھنے کی خاصی صلاحیت پائی جاتی تھی یہی وجہ تھی کہ اس نے ڈاکوؤں کے طور طریقے بڑی تیزی سے سیکھ لئے اور کئی پرانے ڈاکوؤں سے آگے نکل گئی تھی۔

وکرم ملاح چند روز تک مستقیم کا مہمان رہا اس دوران ان کے درمیان خوشگوار ماحول میں مذاکرات ہوتے رہے بالآخر دونوں کے درمیان بعض باتوں پر اتفاق رائے ہو گیا۔

وکرم نے اپنے آدمیوں کو اکٹھا کر کے انہیں بتایا کہ اس کے اور مستقیم کے درمیان تعاون باہمی کا سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

بوقت ضرورت ایک دوسرے کو مدد کے لئے بلا سکتے ہیں اس نے کہا اگر کسی جگہ پر کارروائی کے لئے زیادہ آدمیوں کی ضرورت محسوس ہو تو ہم مل کر کارروائی کریں گے۔

ایک ڈاکو نے پوچھا لوٹ کے مال کی تقسیم کیسے ہوگی۔؟

مشترکہ ڈکیتی میں جو مال ہاتھ لگے گا اس میں مستقیم کو اس کی نفری کے حساب سے حصہ ملے گا اور جو ڈکیتیاں ہم مستقیم کے تجویز کردہ علاقوں میں اکیلے کریں گے ان میں مستقیم کو ایک معمولی سا حصہ دیں گے۔

پھولن جلدی سے بولی آمیں کس بات کا حصہ؟

مستقیم وکرم کے ساتھ کھڑا تھا تیز نظروں سے پھولن کو گھورتا ہوا بولا اے چھوری مردوں کی باتوں میں مت بول یہ تیرے سمجھنے کی باتیں نہیں ہیں۔

پھولن کولہوں پر ہاتھ رکھ کر مستقیم کی طرف مڑی بولی ہائے رے کیا تیری سمجھ میں بجلی بھری ہوئی ہے؟ یا تو سونے کا بنا ہوا ہے۔

مستقیم کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تاہم اس مسکراہٹ کا اثر آنکھوں تک نہیں پہنچا بولا۔ عورت چپ رہے تو زیادہ اچھی لگتی

ہے۔

ارے تو لے جبان کھینچ لے پھولن چمک کر بولی اور زبان نکال کر دکھائی بھگوان نے جبان بولنے کے لئے دی ہے تو سمجھنے کی بات کرے ہے تو سن! میں تیرے ان ڈشکروں سے زیادہ سمجھوں ہوں۔

وکرم پھولن کے کندے پر ہاتھ مارتا ہوا بولا زیادہ تیزی مت دکھا بات یہ ہے کہ مستقیم کو ہماری ضرورت نہیں ہمیں اس کی ضرورت ہے اور ضرورت مند کو کچھ نہ کچھ دینا پڑتا ہے۔

پھولن دیوی یہ جنگل ہے جنگل مستقیم نے کہا یہاں جنگل کا قانون چلتا ہے بات لینے دینے کی نہیں زندہ رہنے کی ہے اس جنگل میں اکیلا دکیلا آدمی زندہ نہیں رہ سکتا اور یہ مت سمجھ ہم بھوکے ننگے ہیں یا لالچی ہیں۔

تو پھر کیا تو ہم سے کھراج مانگے ہے۔؟

مورکھ یہ خراج نہیں خراج محبت ہے مستقیم نے کہا اگر تمہارا کوئی آدمی

پولیس کے چکر میں پھنس جائے گا تو ہم اس کی مدد کریں گے اس کی ضمانت کروائیں گے موقع ملا تو اسے زور بازو سے چھڑا لائیں گے اب بول تو اس محبت کی قیمت دے سکتی ہے۔

چل ہٹ۔ پھولن نے کہا۔ جو تو کہوے وہی ہووے۔

ڈاکوؤں نے قہقہہ لگایا۔

مان سنگھ بولا چھوری باتیں خوب کرے ہے۔

اس زم گرم بات چیت کے بعد وکرم ملاح نے اپنے گروہ کو کوچ کا حکم دیا انہوں نے اپنا سامان پیک کیا اور روایتی انداز میں مستقیم کے آدمیوں سے مل کر رخصت ہو گئے ان کا رخ شمال مغرب کی طرف تھا اٹاوہ کے قریب پہنچ کر وکرم نے انہیں دو دو اور تین تین کی ٹولیوں میں تقسیم کر دیا تا کہ پولیس یا مقامی لوگوں کو شبہ نہ ہو جائے دریا کے قریب وہ ایک مقررہ جگہ پر سب دوبارہ اکٹھے ہو گئے وہاں سے

انہوں نے دریا پار کیا اور مغربی کنارے پر پہنچ کر محفوظ جگہ پر پڑاؤ ڈالا۔ وکرم نے چار آدمیوں کو ارد گرد کی نگرانی پر مامور کر دیا باقی آدمی جگہ صاف کر کے خیمے نصب کرنے لگے چند آدمی کھانے پینے کے انتظام میں مصروف ہو گئے۔

وکرم اپنے خاص آدمیوں کے ساتھ ایک دری پر بیٹھ گیا اور انہیں ہتھیار صاف کرنے کا حکم دیا ڈاکو اور سپاہی کی زندگی اس کا ہتھیار ہے اس نے کہا ہتھیار چلانے میں مہارت اپنی جگہ پر ہے لیکن ہتھیار کا صاف اور چالو ہونا بہت ضروری ہے۔ بہت سارے ڈاکو صرف اسی وجہ سے مارے جاتے ہیں کہ عین موقع پر ان کی رائفل جام ہو جاتی ہے یا گولی نہیں چلتی۔

پھولن اپنی رائفل کی نالی میں پتھروں پھراتی ہوئی بولی تیرا ارادہ کیا ہے یہ ڈولی ڈنڈا کہاں رکے گا۔؟

ہم راجستان کی طرف جا رہے ہیں وکرم نے جواب دیا پرنتو راجستان

کے علاقے میں داخل ہونے سے پہلے کچھ مال مسالہ اکٹھا کرنا

ضروری ہے۔

ادھر کچھ چھوٹی موٹی بستیاں ہیں ایک ڈاکو نے کہا پر ان میں سب

بھوکے ننگے لوگ رہتے ہیں۔

بھوکے ننگوں کے بیچ ایک دو ساہوکار ضرور ہوتے ہیں وکرم نے کہا

سب سے نزدیک گاؤں کس طرف ہے؟

ایک ڈاکو دریا کے بالائی حصے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا اس

طرف ملاحوں کی ایک چھوٹی سی بستی ہے پچیس تیس گھر ہوں گے۔

دوسرا ڈاکو بولا ملاحوں کی بستی میں سڑی ہوئی مچھلیوں کے سوا اور کیا

ملے گا۔

پہلے تھوڑی سی چھان بین کرنی پڑے گی وکرم نے کہا دو آدمی بستی میں

جائیں اور وہاں کے حالات معلوم کر کے آئیں۔

پھولن دیوی بولی مجھے بھیج دے میں تو گھروں کے اندر بھی گھس سکوں ہوں۔

وکرم نے کچھ دیر سوچا پھر بولا تیرے ساتھ ایک مرد بھی ہونا چاہیے اس نے ادھر اُدھر نظر دوڑائی سب سے زیادہ یتیم اور مسکین صورت کون ہے۔؟

ڈاکو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے ایک ڈاکو شنکر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا اس سے زیادہ مسکین اور کوئی نہیں ہو سکتا اگر یہ سڑک پر ہاتھ پھیلا کر مانگنا شروع کر دے تو روز کے دو چار روپے ضرور کمالے۔

وکرم نے شنکر کو قریب بلایا تم اور پھولن ملاحوں کی بستی میں چلے جاؤ اور وہاں سے سن گن لے کر آؤ۔

جرور جائیں گے مہاراج شنکر نے کہا دیوی جی سے پوچھ لو ہم تو تیار

ہیں۔

دیوی جی تجھ سے پہلے تیار ہے وکرم نے کہا بہت ہوشیاری سے جانا

کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے سمجھے اگر کسی نے پوچھا یہ چھوکری کیا لگتی

ہے تو کیا جواب دو گے؟

ہم بولیں گے کہ یہ ہماری.............بہن لگے ہے۔

ایک ڈاکو قہقہہ لگا کر بولا کہیں اماں نہ کہہ دیجیو۔

ارے ہم اتنے بھی مورکھ نہیں ہیں تمہاری طرح۔

ادھر دیکھو وکرم نے کہا تم دونوں کو تھوڑی سی کلاکاری کرنا پڑے گی تم

یوں ظاہر کرنا کہ پھولن تمہاری محبوبہ ہے اور تم دونوں گھر سے بھاگ کر

آئے ہو۔!

ہائے رام پھولن بولی۔ کیسی بات کرو ہو۔!

چپ چاپ سنتی جاو کرم نے کہا محبت اور لوٹ مار میں سب چلتا ہے

منہ سے یہ بات نہ کہنا کہ تم گھر سے بھاگے ہوئے ہو اپنی حرکتوں سے

ایسا ظاہر کرنا اور شنکر تیرا نام مہیش ہو گا کسی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال

کر مت دیکھنا گھر سے بھاگے ہوئے ذرا آنکھیں چرا کر بات کرتے

ہیں دھیمی آواز میں مسکینوں کی طرح بات کرنا............ پھولن تو اپنا

نام شگفتہ بتانا۔ اور دیکھ چمک چمک کر باتیں مت کرنا شرما شرما کر

باتیں کرنا کبھی ساڑھی کا پلو مروڑنا اور کبھی انگلی دانتوں میں دبانا

آنکھیں نیچی رکھنا جیسے لاج سے مری جا رہی ہو۔

کیا ساڑی پہن کے جاؤں گی۔؟

تو اور کیا وکرم نے کہا کیا تو پولیس کی وردی میں جانا چاہیے ہے۔؟

واہ استاد، ایک ڈاکو نے کہا تو تو کسی پھلم ڈائریکٹر کی طرح باتیں

کرے ہے۔

وکرم بات جاری رکھتا ہوا بولا تو ایک گٹھڑی میں تھوڑے سے کپڑے اور زیور باندھ لے بستی میں پہنچ کر یہ ظاہر کرنا کہ تم دونوں کے پیسے ختم ہو گئے ہیں اور تم لوگ زیور بیچنا چاہتے ہو شنکر تو اپنا نام کیا بتائے گا۔

مہیش کمار۔

میں نے مہیش بولا تھا۔

ہم نے خود ہی بدل دیا ہے شنکر نے جواب دیا مہیش ہمارے دادا کا نام تھا ہم کو اپنے دادا کا نام لیتے ہوئے اچھا نہ لگے ہے۔

مہیش بھی ٹھیک ہے اور پھولن تیرا کیا نام ہے۔

سچا نام تو پھولن دیوی ہے اور کھوتا..................شکنتلا دیوی۔

اری دیوی کو چھوڑ ٹھا کر لگا لے ساتھ شکنتلا دیوی ٹھاکر۔ اب دونوں تھوڑی سی ریہرسل کر لو اور تو ساڑی پہن لے اور کپڑوں کی گٹھڑی بھی بنا لے۔

دوپہر کے کھانے کے بعد انہوں نے تھوڑا سا آرام کیا اور اپنے مشن پر روانہ ہو گئے دونوں نے ایک لمبا چکر کاٹا اور گاؤں کی طرف جانے والی سڑک پر پہنچ گئے پھولن نے اپنی سوتی ساڑی کا پلو سر پر ڈال رکھا تھا اور کسی الہڑیا کی طرح سر جھکائے چل رہی تھی اس نے بغل میں گٹھڑی بھی دبا رکھی تھی شنکر نے کندھوں پر چادر ڈال رکھی تھی اس کی شیو بڑھی ہوئی اور بال بکھرے ہوئے تھے وہ چلتے چلتے بولا دیوی جی تم ہماری کیا لگو ہو۔؟

پھولن نے غصے سے اس کی طرف دیکھا بولی تیری چاچی لگوں ہوں اور میرا نام شگفتا ہے سنبھل کر چلتا رہ وکرم کو پتہ چل گیا تو تیرے کو الٹا لٹکا دے گا۔

یہ تو آپس کی بات ہے شگفتا جی وکرم نے تو خود ہی تجھے میری محبوبہ بنا دیا ہے چل کہیں دور چلے جائیں بادلوں سے بھی پرے کسی دور پردیس

ہیں۔

چار گولیاں پیٹ میں اتر گئیں تو تیری اتما چھوڑ کر کے بادلوں میں چلی جائے گی اور سن پیچھے کوئی بیل گاڑی آرہی ہے۔

شنکر نے پیچھے مڑکر دیکھا تو کچے راستے پر ایک بیل گاڑی دکھائی دی جو مخصوص آواز پیدا کرتی ہوئی ان کی طرف آرہی تھی دونوں کنارے پر آگئے۔

بیل گاڑی والے نے قریب آکر پوچھا کیوں بھائی کدھر کو جاؤ گے۔

ادھر ہی کو جائیں گے بستی میں شنکر نے کہا۔

بیل گاڑی والا گاڑی روکتا ہوا بولا گاڑی پہ بیٹھ جاؤ۔

شنکر پھولن سے بولا آؤ گاڑی پر بیٹھ جائیں۔

پھولن نے دیکھا بیل گاڑی والا تیز نظروں سے اسے گھور رہا تھا وہ چھتیس برس کا ایک صحت مند شخص تھا۔

اس کے چہرے پر چار پانچ دن کی داڑھی نظر آ رہی تھی بیل گاڑی پر چارہ لدا ہوا تھا شنکر نے پھولن کو گاڑی پر بٹھانے کے لئے سہارا دیا کوئی اور موقع ہوتا تو پھولن جست لگا کر گاڑی پر چڑھ جاتی تاہم اس موقع پر اسے سہارا قبول کرنا پڑا تاہم اس نے چڑھتے چڑھتے شنکر کی پسلیوں میں زور سے کہنی ماری۔

بیل گاڑی والا بیلوں کو ہانکتا ہوا بولا پردیسی معلوم ہوتے ہو۔!

ہاں بھائی پردیسی ہیں اس بستی میں کوئی بھٹیار خانہ ہوگا۔؟

گاڑی والا پھولن کو گھورتا ہوا بولا بھٹیار خانہ تو ہے پر اپنی پتنی کو لے کر بھٹیار خانے میں کہاں جاؤ گے اگر کھانے دانے کی بات ہے تو سیوک کا جھونپڑا حاضر ہے میرا نام مرلی داس ہے۔

تم چنتا نہ کرو بھائی مرلی داس ہم کسی کونے میں بیٹھ کر کھانا کھالیں گے

....

مرلی داس بضد ہوا اور دونوں کو اپنے گھر لے گیا۔

پھولن و کرم کی ہدایت کے مطابق چھوئی موئی بنی رہی پر اس کی نظریں چاروں طرف کا جائزہ لے رہی تھیں۔

مرلی داس، پھولن اور شنکر کو مکان کے اندر لے گیا اور ایک چھپر کے نیچے بٹھایا جہاں دو چار پائیاں بچھی ہوئی تھیں گھر کے اندر ایک بوڑھا اور چند عورتیں تھیں جو مختلف کاموں میں مصروف تھیں کوئی مویشیوں کے لئے چارہ تیار کر رہی تھی کوئی کھانا پکا رہی تھی اور کوئی صفائی میں لگی ہوئی تھی مرلی داس کے ساتھ دو اجنبیوں کو دیکھ کر عورتوں نے کام سے ہاتھ روک لئے اور گھونگھٹ نکال کر شنکر اور پھولن کو دیکھنے لگیں۔

پھولن کو وہ گھر اور اس کا پر سکون ماحول بڑا اچھا لگا اس کا جی چاہا کہ کاش وہ بھی کسی ایسے ہی گھر کی فرد ہوتی مرلی داس عورتوں کے قریب چلا گیا اور انہیں کھانے وغیرہ کے بارے میں ہدایات دینے لگا۔

اورے شنکر پھولن نے ہولے سے کہا تو کہاں پر لے آیا ہے مجھ کو!

اوری چھوکری شنکر نے اسے ڈانٹا ہمارا نام مہیش کمار ہے جرا چپکی بیٹھ

ابھی سب ٹھیک ہو جاوے گا اور سن یہ مرلی داس تیرے کو بڑا گھور گھور

کر دیکھ رہا ہے۔

تو کیو جلے ہے پھولن نے کہا۔

ہش.................. شنکر نے کہا مرلی داس واپس آ رہا ہے۔

مرلی داس ان کے قریب پہنچ کر بولا مہاراج، ذرا کھل کے بیٹھو اسے

اپنا ہی گھر سمجھو۔ شنکر اٹھتا ہوا بولا میں جرا باہر ہو کر آتا ہوں۔

مرلی داس شاید ایسے ہی موقع کی تلاش میں تھا شنکر کے جانے کے بعد

پھولن سے بولا کیا نام ہے تیرا۔؟

پھولن جو کسی خوفزدہ لڑکی کی طرح بیٹھی تھی ہولے سے بولی شکنتلا

ٹھاکر۔

تیرا ساتھی تو ٹھا کر نہ دکھے ہے مرلی داس نے کہا اس کا نام کیا ہے۔؟

ہمیش کمار۔

مرلی داس پھولن کے قریب ہو گیا بولا سچ بتا یہ تیرے کو کہاں سے بھگا

کر لایا ہے۔؟

پھولن گھبراہٹ کی اداکاری کرتی ہوئی بولی اوئی رام کیسی بات کرو ہو۔

مرلی داس نے کہا اری چھوری ہم نے بڑی دنیا دکھی ہے میرے

کیا چھپائے گی میں تو دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا یہ منش میرے کو ٹھیک نہ

دکھے ہے دیکھ تیرے کو دھوکا دے گا تو ادھر ہی رک جا۔

اتنے میں ایک درمیانی عمر کی عورت چنگیر اٹھائے وہاں پہنچ گئی چنگیر

کے اوپر ایک کٹورا تھا جس میں پچھتر کاری تھی عورت کے دوسرے

ہاتھ میں پانی کا برتن تھا اس نے یہ چیزیں چارپائی کے اوپر رکھ دیں

اور چند لمحوں تک پھولن کو گھورتی رہی پھر بولی اوپر ہو کے بیٹھ جاؤ کہاں

جاؤ گی۔؟

پھولن جوتے اتار کر چارپائی کے اوپر ہو گئی اور بولی ہم شہر دیکھنے جا رہے ہیں۔

عورت نے کن انکھیوں سے مرلی داس کی طرف دیکھا اور واپس چلی گئی۔

شہر میں کس کے پاس رہو گے۔؟

ہم کچھ نہ جانیں پھولن نے جواب دیا۔

لمحہ بھر کے بعد شنکر واپس آ گیا دونوں کھانا کھانے لگے بیسنی روٹیاں خاصی مزیدار تھیں۔

کھانے کے بعد شنکر نے مرلی داس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا بھائی مرلی داس یہاں کوئی سنار بھی ہو گا۔؟

ہے تو سہی پر تمھیں کیا کام ہے سنار سے۔؟

ہم کچھ جیور بیچیں گے شنکر نے کہا پیسا کم پڑ گیا ہے۔

مرلی داس سوچتا ہوا بولا سنار تو ایک ہے پر وہ تمہیں پردیسی دیکھ کر لوٹ لے گا اگر تم ساتھ چلو گے تو وہ گھپلا نہیں کرے گا شنکر نے کہا۔

مرلی داس قدرے تامل کے ساتھ جانے پر راضی ہو گیا۔

گاؤں کی کچی گلیوں میں گزرتے ہوئے پھولن اور شنکر کی نظریں آس پاس کے مکانوں کا جائزہ لے رہی تھیں کہیں کہیں کوئی پختہ مکان بھی نظر آ جاتا تھا ورنہ زیادہ تر کچے مکانات تھے راستے میں کچھ لوگوں نے مرلی داس کو پرنام کیا اور دبے لفظوں میں پھولن اور شنکر کے بارے میں پوچھا مرلی داس یہ کہہ کر آگے بڑھ جاتا کہ وہ اس کے مہمان ہیں چند ٹیڑھی میڑھی گلیوں سے ہوتے ہوئے وہ ایک پختہ اور دو منزلہ مکان کے سامنے پہنچ گئے نچلی منزل پر ایک سنار کی دکان تھی جس میں بھاری جسم کا ایک صحت مند اور نوجوان شخص بیٹھا تھا دکان کے پچھلے

حصے میں دو کاریگر بھٹی کے سامنے بیٹھے کام کر رہے تھے۔

مرلی داس نے پھولن اور شنکر کو باہر ہی روکا اور دکان کے اندر جا کر نوجوان سنار کے ساتھ چند لمحوں تک سرگوشیوں میں باتیں کرتا رہا پھر ان دونوں کو بھی دکان میں بلا لیا اور اپنے مہمانوں کی حیثیت سے تعارف کرایا سنار کا نام اس نے جیٹھانی بتایا رسمی بات چیت کے بعد شنکر نے پھولن کی گٹھڑی سے دو بالیاں نکال کر سنار کے سامنے رکھ دیں اور کہا کہ وہ انہیں فروخت کرنا چاہتا ہے۔

سنار نے بالیوں کو پرکھنے کے بعد کہا۔ تو تم ان بالیوں کو بیچنا چاہتے ہو۔؟

شنکر عاجزی سے بولا ہاں مہاراج کچھ پیسے کم پڑ گئے ہیں۔

جیٹھانی گٹھڑی کی طرف دیکھتا ہوا بولا اور کیا کچھ ہے تمہارے پاس۔

اور کچھ نہیں بیچنا جی شنکر نے کہا یہ بالیاں بھی مجبوری کے کارن بیچ رہے

ہیں۔

ارے مورکھ دکھا تو سہی تیرے پاس اور کیا کچھ ہے۔

جیٹھانی نے کہا مرضی ہووے تو بیچنا نہیں تو مت بیچنا۔

پھولن نے گٹھڑی کھولی اور باقی زیور بھی نکال کر سنار کی صندوقچی کے اوپر رکھ دیا اس میں ایک ٹیکا ایک ہار ایک نتھ اور دو انگوٹھیاں تھیں

جیٹھانی زیور کا جائزہ لینے لگا پچھلے حصے میں کام کرنے والے دونوں کاریگر بھی کام چھوڑ کر وہاں آ گئے۔

اس زیور کی رسید کہاں ہے؟ جیٹھانی نے پوچھا۔

رسید تو نہیں ہے ہمارے پاس۔

جیٹھانی نے نظریں گھما کر اپنے ایک ملازم کی طرف دیکھا جو صحت مند اور مضبوط جسم کا مالک دکھائی دیتا تھا۔

ملازم مالک کی نظریں سمجھتا ہوا بولا مجھے تو یہ چوری کا مال لگے ہے۔

شنکر عاجزانہ انداز اختیار کرتا ہوا بولا نہیں مہاراج یہ چوری کا مال نہیں

ہے اس کی نظریں دکان کا جائزہ لے رہی تھیں۔

دوسرا ملازم بولا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس چھوکری کو کہیں سے بھگا کر لایا

ہے ان دونوں کو پولیس کے حوالے کر دینا چاہیے۔

شنکر کی عاجزی سے جیٹھانی شیر ہو گیا اس نے اٹھ کر شنکر کا گریبان پکڑ

لیا بولا سچ بتا اس چھوکری کو کہاں سے بھگا کر لایا ہے۔؟

مہاراج اگر جیور نہیں خریدنا تو بات ختم کرو۔ شنکر نے کہا ہمارا مال واپس کر

دو ہمیں پریشان مت کرو وہ جی میں خوش تھا کہ اس کی اداکاری

کامیاب جا رہی تھی۔

ملازم پھولن کے کندھے کو جھٹکا دیتا ہوا بولا اے چھوکری یہ مشٹنڈا تجھے

کہاں سے بھگا کر لایا ہے۔؟

ہائے رام۔ پھولن نے کہا کیسی باتیں کرو ہو میں اپنی مرجی سے اس

کے ساتھ آئی ہوں جیٹھانی شنکر کا گریبان چھوڑتا ہوا بولا جا پردیسی سمجھ

کے چھوڑ دیتا ہوں ورنہ پولیس کے حوالے کر دیتا..........

اور ہمارا جیور۔؟

زیور کو بھول جا پہلوان ملازم نے کہا۔زیادہ چوں وچرا کی تو دونوں کو

بوری میں بند کر کے دریا میں پھینک دوں گا۔

مرلی داس، جواب تک خاموش کھڑا تھا بولا مہاراج غریب آدمی ہے

کچھ دے دو جانے کھانے کے پیسے بھی ہیں یا نہیں۔

جیٹھانی نے تجوری کھولی زیور اندر رکھا اور سو روپے نکال کر شنکر کی

طرف بڑھاتے ہوئے بولا یہ لے اور چلتا بن یہ بھی مرلی داس کی

سفارش پر دے رہا ہوں۔

پھولن نے تجوری کے اندر رکھے ہوئے زیورات اور نقدی کی ایک

جھلک دیکھ لی تھی اس نے کہا مہاراج یہ ظلم نہیں کرو۔

شنکر نے پیسے لے لئے اور بولا صرف سو روپے؟ ملازم شنکر کو دھکا دیتا
ہوا بولا جاتا ہے یا دوں ایک کان پر اسے بھی مالک کی مہربانی سمجھ اور
چلتا پھرتا نظر آ۔
شنکر مرلی داس سے بولا اچھے بھائی بنے ہو۔
ہم چوروں کے بھائی نہیں ہیں بھائی، مرلی داس نے کہا جو مل گیا ہے
اس کو بہت سمجھو اور بھاگ جاؤ۔
پھولن کا جی چاہ رہا تھا کہ ساڑھی میں چھپا ہوا خنجر نکال لے اور جیٹھانی
اور اس کے پہلوان ملازم کو وہیں ڈھیر کر دے لیکن اسے معلوم تھا کہ
اگر اس نے ایسی کوئی حرکت کی تو وکرم سخت ناراض ہوگا لہٰذا وہ شنکر کے
ہمراہ دکان سے نکل گئی دونوں کھیتوں سے ہوتے ہوئے ایک لمبا چکر
کاٹ کر ڈیرے پر پہنچ گئے شنکر نے ایک سو روپے وکرم کے سامنے
ڈال دیئے اور بولا استاد دہائی ہے دہائی............ہم لٹ گئے ایک

سنار نے ہمارا جیور چھین لیا اور ہمیں دھکے دے کر دکان سے نکال دیا۔

آس پاس بیٹھے ہوئے ڈاکو ہنسنے لگے ایک بولا ارے استاد نے تجھے خوب پہچانا تم واقعی مسکین اور یتیم لگتے ہو۔

وکرم نے پوچھا یہ سو روپے کہاں سے آئے۔؟

یہ اس سنار نے ہمیں پردیسی سمجھ کر دے دیئے۔

کوئی کام کی بات بھی معلوم ہوئی ہے یا خالی دھکے کھا کر آ گئے ہو۔؟

پھولن غصے سے بولی ارے دھکے کھاویں ہمارے دشمن تو نے خود ہی تو کہا تھا کہ شرما شرما کر باتیں کرنا ورنہ میں اسے ایسا مزا چکھاتی کہ یاد رکھتا مال اس کی تجوری میں بہت ہے آج رات کی تیاری کرلے ایک ہی گھر کافی ہے۔

شنکر نے اسے بتایا کہ گاؤں میں پولیس اسٹیشن کوئی نہیں ہے اور لوگ بھی لڑنے بھڑنے والے نہیں ہیں۔

جب رات کی تاریکی نے کائنات کو اپنی سیاہ چادر میں لپیٹ لیا تو وکرم نے چار آدمیوں کو ساتھ لیا اور پورے ساز و سامان کے ساتھ لیس ہو کر گاؤں کی طرف روانہ ہوا ان میں پھولن بھی تھی گاؤں کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے اور ایک ایک کر کے جیٹھانی سنار کے دروازے پر پہنچ گئے۔

پھولن نے دروازے پر دستک دی تو اندر سے کسی نے "کون ہے" کی آواز لگائی۔

دروازہ کھولو جیٹھانی سیٹھ پھولن نے کہا میں جیور کی رسید لائی ہوں۔

دماغ ٹھکانے پر ہے تیرا! یہ آدھی رات کے وقت کیا کرنے آئی ہے تیرا ساتھی کدھر ہے۔؟

ارے اندر ہی اندر بولے جاؤ گے پھولن نے کہا دروازہ تو کھولو۔

بھاگ جا اس وقت دروازہ نہیں کھلے گا۔

اچھامت کھول ادھر ہی رات گجار لوں گی۔

تھوڑی دیر خاموشی کے بعد اندر سے آواز آئی کیا تو اکیلی ہے۔؟

تو اور کیا بارات لے کر آتی جیور تو میرا تھا وہ تو مجھے چھوڑ کر بھاگ گیا۔

اندر پھر خاموشی چھا گئی پھر کھسر پھسر کی آواز آئی اور کسی نے تھوڑا سا دروازہ کھول کے باہر جھانکا اس وقت وکرم اور دوسرے ڈاکو دیوار کے ساتھ چپکے کھڑے تھے دروازہ کھولنے والا جیٹھانی سنار تھا اسے پھولن کے سوا کوئی نظر نہیں آیا تو اس نے پورا دروازہ کھول دیا اور بولا مرلی داس ٹھیک ہی کہتا تھا وہ مشٹنڈا تجھے بھگا کر لایا تھا۔

ابھی اس کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ پھولن نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا اور اسے دھکیلتی ہوئی اندر داخل ہو گئی اس کے ساتھ ہی وکرم اور دوسرے ڈاکو بھی اندر گھس گئے گھر کے اندر افراتفری مچ گئی عورتیں چیخنے لگیں پھولن نے جیٹھانی کو لالٹین جلانے کے لئے کہا

اور تمام گھر والوں کو ایک کمرے میں جمع کر دیا عورتیں بچے اور مرد

خوف زدہ بھیڑوں کی طرح کونے میں جمع ہو گئے۔

پھولن نے جیٹھانی سنار کا گریبان پکڑ لیا اور کہا کیوں رے سنار کی

اولاد تو پردیسیوں کو لوٹتا ہے لا نکال تجوری کی چابیاں۔

جیٹھانی پس و پیش کرنے لگا۔

وکرم نے ایک زوردار لات اسے رسید کی اور بولا اس چھوری کا زیور

کدھر ہے۔؟

جیٹھانی کانپتا ہوا بولا مہاراج اس کے ساتھی نے زیور بیچ کر پیسے

وصول کر لئے ہیں۔

پھولن نے اسے جھٹکا مار کر اس کی قمیض پھاڑ دی اور رائفل کی نال اس

کے پیٹ میں چبھوتی ہوئی بولی تیری جان میری انگلی میں ہے یہ

چوڑیوں والے ہاتھ نہ ہو ویں جیٹھانی سنار۔ تو ٹھیک بولے تھا میں گھر

سے بھاگی ہوئی چھوکری ہوں وہ جیور بھی چوری کا ہے میرا نام سن لے

میں پھولن دیوی ہوں تیرے جیسے بگلا بھگتوں کے کارن میں ڈاکو بنی

ہوں چابیاں دیوے ہے یا چلاؤں گولی............... کروں تیری

توند میں سوراخ۔؟

جیٹھانی پیچھے ہٹتا ہوا بولا........... دیتا ہوں........... دیتا ہوں

چابیاں ہے، بے شانتی کی ماں تکیے کے نیچے سے چابیاں لے آ دیوی

جی اس تکیے کو پرے کرلو غلطی سے چل جائے گا۔

چلتا ہے تو چل جاوے وکرم نے کہا تیرے جیسے چند سور مر جائیں گے

تو سنسار میں سکھ ہوگا۔

کونے میں دبکے ہوئے افراد میں سے ایک نوجوان عورت کانپتی

ہوئی اٹھی اور دوسرے کمرے میں سے چابیوں کا گچھا نکال لائی

کمرے کا ایک دروازہ دکان میں کھلتا تھا پھولن اور وکرم نے جیٹھانی

سنار کو ساتھ لیا اور دکان میں پہنچ گئے پھولن نے جیٹھانی کو را تفل کا کندہ مارا اور تجوری کھولنے کے لئے کہا وکرم نے تیز نظروں سے دکان کا جائزہ لیا ایک طرف چھوٹا سا شوکیس رکھا تھا اس نے اپنا بھاری بوٹ مار کر شوکیس کا شیشہ توڑ دیا اور زیور جیبوں میں ٹھونسنے لگا۔

جیٹھانی نے کپکپاتے ہاتھوں سے تجوری کھولی تو پھولن نے اسے ایک اور کندہ رسید کرکے پرے ہٹا دیا دوسرے کمرے میں تین ڈاکو عورتوں اور بچوں کی نگرانی پر مامور تھے جب پھولن تجوری خالی کرنے لگی تو دوسرے کمرے سے عورتوں کی دبی دبی چیخیں ابھرنے لگیں جیٹھانی ان چیخوں کی آوازیں سن کر بے چین ہو گیا وہ بے اختیار ہو کر دوسرے کمرے کی طرف بھاگا پھولن زیور اور نقدی چھوڑ کر اس کی طرف بڑھی اور کشتی کا ایک داؤ لگا کر اسے نیچے گرا دیا۔

وکرم نے تجوری کا سارا زیور جس میں وہ زیور بھی شامل تھا جو جیٹھانی

نے پھولن سے چھینا تھا نکال کر تھیلے میں ڈال لیا اس نے محسوس کیا کہ چیخوں کی آوازیں سن کر آس پاس کے لوگ بیدار ہو گئے ہیں ایسے موقع پر یہ ڈر بھی ہوتا ہے کہ کچھ لوگ مسلح ہو کر حملہ نہ کر دیں وکرم نے کام مکمل ہونے کے بعد دوبارہ تمام گھر والوں کو ایک کمرے میں اکٹھا کر دیا۔

اتنے میں باہر سے کسی نے آواز لگائی جیٹھانی سیٹھ یہ شور کیسا ہے؟ گھر میں سب خیریت تو ہے نا۔؟

وکرم نے جلدی سے پستول نکالا اور اس کی نال جیٹھانی کی کنپٹی سے لگاتا ہوا بولا کوئی غلط بات نہیں کرنا بولو سب خیریت ہے عورتوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا تھا۔

جیٹھانی نے اس کے حکم کی تعمیل کی اور خوف زدہ لہجے میں آواز لگائی سب خیریت ہے بھائی عورتوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا تھا۔

ایک ڈاکو نے گھر کے دوسرے افراد پر رائفل تان لی اور پھنکارا جس کے منہ سے آواز نکلی اس کے پیٹ میں سوراخ ہوگا۔

بچوں پر سکتہ طاری ہو گیا عورتوں نے سانس روک لئے وکرم کے حکم پر جیٹھانی دروازے کے قریب گیا اور تھوڑا سا دروازہ کھول کر کہا سب ٹھیک ہے بھائی گھر کا جھگڑا تھا............................ختم ہو گیا ہے۔

اس دوران وکرم کا پستول اس کی پسلیوں کے ساتھ لگا ہوا تھا بات ختم کرنے کے بعد وہ پیچھے ہٹا تو وکرم نے دوبارہ کنڈی لگا دی لیکن معلوم ہوتا تھا کہ باہر جمع ہو جانے والوں کی تسلی نہیں ہوئی وہ دبی دبی آوازوں میں ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کرنے لگے وکرم نے ایک ڈاکو کو دیوار کے اوپر سے گلی کا جائزہ لینے کا حکم دیا لیکن جیسے ہی اس نے دیوار کے اوپر سے سر نکالا گلی میں سے کسی نے پستول کا فائر کیا ڈاکو جلدی سے نیچے ہو گیا اسکا مطلب یہ تھا کہ باہر والوں کی صورت

حال کا انداز ہو گیا تھا۔

لمحہ بھر کے بعد کسی نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔

وکرم جیٹھانی کی پسلیوں میں پستول سے ٹھوکا دیتا ہوا بولا دروازہ کھولو اور باہر جو کوئی ہے اسے اندر آنے دو ساتھ ہی اس نے پھولن اور ایک دوسرے ڈاکو کو دروازے کے دونوں طرف کھڑا کر دیا اور خود بھی ایک طرف ہو گیا۔

دروازہ کھلا اور ایک شخص جس نے ہاتھ میں پستول پکڑ رکھا تھا اندر گھستا ہوا بولا سیٹھ خیریت تو ہے گھر میں سے چیخوں کی آواز آئی تھی۔

پھولن نے اس کی آواز پہچان لی یہ وہی پہلوان ملازم تھا جس نے اسے اور شنکر کو دریا میں پھینکنے کی دھمکی دی تھی اندھیرے کی وجہ سے وہ اندر کی صورت حال نہیں سمجھ پایا تھا پھولن نے رائفل کو ڈنڈے کی طرح اس کے ہاتھ پر مارا ملازم کے ہاتھ سے پستول چھوٹ کر دور جا

گرا تاہم وہ تیزی سے پھولن پر جھپٹا پھولن نے رائفل کا کندہ اس کے جبڑے پر رسید کیا وہ کراہتا ہوا پیچھے ہٹا تو وکرم نے اس کی پسلیوں میں ڈنڈا مارا۔

ایک ڈاکو نے دروازہ بند کر دیا اور پستول اٹھا لیا۔

یہ وہی ہے جو ہمیں دھمکیاں دے رہا تھا پھولن نے کہا کیوں رے صورت حرام، اچھا ہوا جو تو بھی ادھر آ گیا اس نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا پہچان مجھے۔

ملازم آنکھیں پھاڑ کر پھولن کو گھورنے لگا اسے یقین نہیں آتا تھا کہ یہ وہی چھوٹی موٹی لڑکی تھی جو دن کے وقت گم صم کھڑی تھی۔

باہر کتنے لوگ ہیں؟ وکرم نے ملازم سے پوچھا اور ہتھیار کتنے ہیں۔

مجھے کچھ معلوم نہیں ہے مہاراج ملازم نے کہا مجھے کسی نے بتایا تھا کہ سیٹھ کے گھر میں گڑبڑ ہے اس لئے میں چلا آیا۔

وکرم نے اسے اور جیٹھانی کو دھکا دیا اور کہا تم دونوں ہمارے ساتھ چلو گے اگر کسی نے گڑبڑ کرنے کی کوشش کی تو ہم تم دونوں کو قتل کر دیں گے اس نے اپنے ساتھیوں کو روانگی کا اشارہ دیا اور دونوں یرغمالیوں کو دھکیلتا ہوا گلی میں پہنچ گیا وہاں پر اس نے اور اسکے ساتھیوں نے چند ہوائی فائر کیے گلی میں بھگدڑ مچ گئی لوگ اپنے اپنے گھروں میں گھس گئے اور دروازے بند کر لیے۔

گاؤں کے باہر پہنچ کر وکرم رک گیا اور یرغمالیوں سے بولا اب تم دونوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جاوے۔؟

ملازم ہاتھ جوڑتا ہوا بولا ہمیں معاف کر دو ہم بے گناہ ہیں۔

میرا خیال ہے تم دونوں کو ادھر ہی ٹھنڈا کر دیا جاوے تو اچھا ہے وکرم نے کہا جانے تم اب تک کتنے غریبوں کو لوٹ چکے ہو برا آدمی جتنی جلدی دنیا سے اٹھ جائے اتنا ہی اچھا ہے۔

تم لوگوں نے ہماری ساری دولت لوٹ ہی لی ہے۔ جیٹھانی نے کہا اب ہمیں مار کے تمہیں کیا ملے گا۔

ایک شرط پر تمہیں چھوڑ دیتے ہیں پولیس کے پاس نہیں جانا اگر تم نے ہمارے خلاف رپٹ لکھوائی تو تمہارے پورے کنبے کو ختم کر دیں گے

مہاراج میں وعدہ کرتا ہوں کہ رپٹ نہیں لکھوائیں گے۔

وکرم نے انہیں چھوڑ دیا اور ڈیرے پر پہنچ کر کوچ کا حکم دے دیا اسے معلوم تھا کہ جیٹھانی رپٹ لکھائے یا نہ لکھائے پولیس کو اطلاع ضرور مل جائے گی اور وہ صبح تک اس علاقے کو گھیرے میں لے لیں گے۔

اس مشقت آمیز زندگی نے پھولن کے جسم میں مردوں جیسی سختی اور پھرتی پیدا کر دی تھی اس نے اعتماد کے ساتھ بات کرنے کا ڈھنگ سیکھ لیا تھا اس کے ساتھی ڈاکو اس کا احترام کرنے لگے تھے کیونکہ بعض موقعوں پر تو وہ مردوں سے بھی زیادہ بے خوفی کا مظاہرہ کرتی

تھی۔

جہاں تک وکرم کا تعلق تھا وہ اسکے معاملے میں بہت خودغرض تھا اگر وہ پھولن کو کسی مرد کے ساتھ ہنستے یا رازونیاز کی باتیں کرتے دیکھ لیتا تو اس کے سینے میں رقابت کی آگ جل اٹھتی ایسے بعض مواقع پر وہ پھولن کے منہ پر دو چار تھپڑ بھی مار دیتا لیکن پھولن اس کے اس جنگلی پن کا کبھی شکوہ نہیں کرتی تھی بلکہ جی میں خوش ہوتی تھی کیونکہ وکرم پہلا شخص تھا جو واقعی اس سے محبت کرتا تھا اور محبت کی وجہ سے ہی اسے مارتا تھا وکرم کی سختی نے اسے ایک سخت عورت بنا دیا وہ بہت سی باتوں میں اس کی نقل کرتی اس کی طرح غصے کا اظہار کرتی اس کی طرح رائفل چلاتی اور اسی کی طرح مقابلہ کرتی وہ اسکے سوا کسی سے نہیں ڈرتی تھی۔

جیٹھانی سنار کو لوٹنے کے چند روز بعد انہوں نے راجستان کی سرحد کے

قریب ایک گاؤں پر حملہ کیا اور اس گاؤں میں داخل ہوتے ہی وکرم نے چند ہوائی فائر کیے اور میگا فون کے ذریعے اعلان کیا کہ کوئی شخص اپنے گھر سے باہر نہ نکلے ابھی وہ یہ اعلان کر ہی رہا تھا کہ ایک نوجوان دیہاتی قریبی مکان سے نکلا اور ایک طرف دوڑنا شروع کر دیا وکرم نے ایک ڈاکو کو چیخ کر فائر کا حکم دیا پھولن اس وقت وکرم کے قریب کھڑی تھی جس ڈاکو کو فائر کا حکم ملا تھا اس نے بڑے اطمینان کے ساتھ رائفل کندھے سے لگائی دوڑتے ہوئے نوجوان کا نشانہ لیا اور فائر کر دیا گولی نوجوان کی پشت پر لگی وہ پھولن کی آنکھوں کے سامنے زمین پر گرا اور خاک میں لوٹنے لگا اسکا لباس اور آس پاس کی زمین خون سے سرخ ہو گئی تھی یہ دیکھ کر باقی دیہاتیوں نے اپنے دروازے سختی سے بند کر لیے زخمی نوجوان پندرہ منٹ تک زمین پر تڑپتا رہا لیکن کسی شخص کو باہر نکلنے کی جرائت نہیں ہوئی۔

پھولن نے یہ خونی منظر ابتدا سے انتہا تک دیکھا اس نے نوجوان کو دوڑتے گولی کھا کر گرتے تڑپتے اور دم توڑتے دیکھا گو اس کے دل میں کچھ افسوس کے جذبات پیدا ہوئے تاہم وہ زیادہ متاثر نہیں ہوئی کیونکہ وہ خود اس سے بھی زیادہ اذیتیں برداشت کر چکی تھی وہ شخص تو پندرہ منٹ تک تڑپنے کے بعد اس دنیا سے کوچ کر گیا تھا لیکن وہ برسوں تک تڑپتی اور موت کا انتظار کرتی رہی تھی۔

اس واقعہ کے چند ہفتے بعد وکرم نے ایک اور گاؤں پر حملہ کیا وہ حسب معمول لوٹ کے کام کی نگرانی کر رہا تھا اور دیہاتوں کو تنبیہہ کر رہا تھا کہ وہ کسی قسم کی مزاحمت کرنے کی کوشش نہ کریں پھولن ہمیشہ کی طرح اس کے ساتھ تھی اچانک ایک شخص جس کے ہاتھ میں بندوق تھی باہر نکلا اور وکرم کا نشانہ لے کر فائر کر دیا اس کے ساتھ ہی وکرم زمین پر گرا اور درد کی شدت کے باعث لوٹ پوٹ ہونے لگا۔

بندوق بردار نے دوبارہ اپنی بندوق سیدھی کی اس مرتبہ اس نے پھولن کا نشانہ لیا لیکن اس کی زندگی کے دن گنے جا چکے تھے قبل اس کے وہ دوسرا فائر کرتا ایک ڈاکو نے نہایت سرعت کیساتھ اسکا نشانہ لیا اور فائر کر دیا اور بندوق بردار زمین پر گرا اور چند لمحوں کے اندر ٹھنڈا ہو گیا۔

پھولن جلدی سے وکرم کی مدد کو دوڑی گولی وکرم کے کولہے پر لگی تھی اور وہ دونوں ہاتھوں سے زخم کو دبا رہا تھا جو ڈاکو لوٹ مار میں مصروف تھے وہ اپنے سردار کے زخمی ہونے کی خبر سن کر جائے حادثہ کی طرف دوڑے پھولن دیوی نے صورت حال کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے وکرم کی جگہ سنبھال لی۔

صرف دو آدمی بہت ہیں اس نے چیخ کر کہا بلا مت مچاؤ ادھر کا خیال رکھو دو چار ہوائی فائر کرو۔

ڈاکوؤں نے پھولن کے حکم کی تعمیل میں چند فائر کئے اور چاروں طرف پھیل گئے پھولن نے وکرم کے زخم پر جلدی سے پٹی باندھی اور زخم سے ذرا اوپر ایک پٹی کس کر باندھ دی تا کہ خون کا دباؤ کم ہو جائے۔

چند لمحوں کے اندر وکرم ایک ڈاکو کا سہارا لیکر کھڑا ہو گیا اور تمام ڈاکوؤں کو واپسی کا حکم دیا انہوں نے اس وقت تک جو مال لوٹا تھا وہ سمیٹا اور روا پس چل پڑے وکرم دو ڈاکوؤں کے کاندھوں پر بازو ڈالے ایک پیر پر چل رہا تھا اس نے اسی حالت میں دس میل کا فاصلہ طے کیا بالآخر انہوں نے ایک متروک پناہ گاہ میں ڈیرہ ڈال دیا ایک ڈاکو نے جو طبی امداد میں ماہر تھا وکرم کے زخم کا معائنہ کیا اور زخم کو صاف کر کے مرہم پٹی کر دی زخم اگر چہ گہرا تھا لیکن کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی تھی ایک ڈاکو دوائیاں لانے کے لئے شہر روانہ ہو گیا۔

اس ڈیرے پر چند ہفتے وکرم کی مرہم پٹی ہوتی رہی پہلا ہفتہ اس نے

نہایت اذیت میں گزارہ۔ اگر اسے مسکن انجکشن لگا دیے جاتے تو درد

کا احساس نہ ہوتا لیکن وہ کسی اسپتال یا ڈاکٹر کے پاس جانے کا خطرہ

مول نہیں لے سکتے تھے پھولن نے وکرم کی تیمارداری میں دن رات

ایک کر دیا وکرم کے دل میں اس کی عزت و محبت پہلے سے زیادہ ہو گئی

ایک صبح ایک گھڑ سوار دور سے ان کے ڈیرے کی طرف آتا دکھائی دیا

وکرم کا زخم بھر چکا تھا اور وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو چکا تھا تاہم تھوڑا

سا لنگ اس کی چال میں باقی تھا اس نے تمام ڈاکوؤں کو خبردار کر دیا

اور خود آگے جا کر گھڑ سوار کے بارے میں معلوم کرنے کا فیصلہ کیا۔

لیکن پھولن لپک کر ایک گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو گئی اور بولی ادھر ہی

ٹھہر میں دیکھتی ہوں۔

اس نے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور گرد اڑاتی ہوئی آگے بڑھ گئی آنے والا

ابھی خاصا دور تھا پھولن نے رائفل کندھے سے اتار کر ہاتھ میں پکڑ لی

اور کچھ دور ٹیلے پر پہرہ دینے والے ڈاکو کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کیا چند لمحوں بعد وہ گھڑ سوار کے سامنے پہنچ گئی اس نے اپنے منہ اور سر کو چادر میں لپیٹ لیا تھا تاکہ پہچانی نہ جائے دونوں گھوڑے رک گئے پھولن نے گھڑ سوار کو فوراً پہچان لیا وہ جیون داس تھا اس شخص نے کچھ عرصے پہلے وکرم کو سری رام سنگھ اور لالہ رام سنگھ کے بارے میں خبردار کیا تھا۔

گھوڑا روکنے کے بعد وہ چند لمحوں تک چادر میں لپٹی ہوئی پھولن کو دیکھتا رہا پھر بولا نمسکار پھولن دیوی سب خیر خیریت ہے نا؟

پھولن دیوی حیران ہوئی کہ جیون داس نے اسے چادر میں لپٹے ہونے کے باوجود کیسے پہچان لیا اس نے چادر منہ سے ہٹا دی اور بولی ادھر کیا کرنے آئے ہو۔؟

شاید تم نے مجھے پہچانا نہیں سیوک کو جیون داس کہتے ہیں۔

پہچانا کیوں نہیں پھولن دیوی نے کہا بڑی اچھی طرح پہچانتی ہوں تجھے

۔کیا دوبارہ کوئی سنگھ بھائیوں کی خبر لائے ہو۔؟

جیون داس نے اثبات میں سر ہلا دیا خبر بھی لایا ہوں اور پیغام بھی۔

جیل سے ہو کر آ رہے ہو۔؟

نہیں سیوک جیل نہیں گیا بلکہ سری رام سنگھ اور لالہ رام سنگھ جیل سے چھوٹ گئے ہیں۔

پھولن کے چہرے پر تردد کے آثار نمودار ہو گئے وہ جیون داس کو ساتھ لے کر واپس ڈیرے پر پہنچ گئی تمام ڈاکو جیون داس کے گرد جمع ہو گئے اور اسکے بارے میں سوالات کرنے لگے۔

رسمی اور تعارفی بات چیت کے بعد جیون داس نے وکرم سے کہا یہ پھولن دیوی بڑی جی دار عورت ہے کسی روز یہ ضرور اپنا گروہ بنائے گی

کیا بات کر رہے ہو پھولن تیزی سے بولی یہ گروہ اپنا ہی تو ہو وے ہے

وکرم نے کہا کام کی بات کرو جیون داس پھولن کو بہکانے کی باتیں نہیں

کرو۔

کام کی بات یہ ہے کہ سری رام اور لالہ رام جیل سے چھوٹ گئے ہیں

یہ بات سن کر وکرم کے دل میں گھبراہٹ پیدا ہوئی تو اس نے اسے

ظاہر نہیں ہونے دیا بولا آج کل یہ دونوں بھائی کہاں ہیں اور ان کا

ارادہ کیا ہے۔؟

ارادہ تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن انہوں نے تمہارے لئے دوستی کا پیغام

دیا ہے وہ دوبارہ اسی گروہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔

ہرگز نہیں۔ پھولن چیخ کر بولی میں ان کی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی ان

سے بولو کہ کوئی اور گھر دیکھیں ہمارے پاس انکے لئے کوئی جگہ نہیں

ہے۔

جیون داس وکرم کی طرف دیکھتا ہوا بولا اس گروہ کا سردار کون ہے۔؟

سردار میں ہوں وکرم نے کہا لیکن پھولن نے غلط نہیں کہا ہمارے پاس

سنگھ بھائیوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے تم ہی نے تو کہا تھا کہ وہ میری اور پھولن کی جان کے پیاسے ہیں اب وہ اس گروہ میں کیسے شامل ہونا چاہتے ہیں۔

ایک ڈاکو بولا۔ اب انکے لئے یہاں سرداری نہیں ہے ان سے بولو کہ نیا گروہ بنا لیں۔

ڈاکوؤں کا گروہ تیار کرنا آسان کام نہیں یہ رفتہ رفتہ بنتا ہے وفادار اور دلیر ڈاکو دو چار دن میں اکٹھے نہیں ہو سکتے اور جب اکٹھے ہو جاتے ہیں تو مشکل ہی سے ٹوٹتے ہیں یہ ایک طرح کی چھوٹی سی حکومت ہوتی ہے جو سچے اور وفادار ساتھیوں کے بغیر چل نہیں سکتی۔

انہیں سرداری نہیں چاہیے جیون داس نے کہا وہ تمہاری سرداری میں کام کرنے پر تیار ہیں تم اچھی طرح جانتے ہو کہ اکیلے اکیلے ڈاکو کی حیثیت دو کوڑی کی بھی نہیں ہوتی کوئی ڈاکو گروہ کے بغیر زندہ نہیں رہ

سکتا میں نے سنگھ بھائیوں کو بتا دیا ہے کہ وکرم کے آدمی اس کے وفادار ہیں انہیں توڑنا نا ممکن ہے۔

مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے وکرم نے کہا انہیں کہو کہ کوئی دوسرا گروہ دیکھ لیں پھر وہ اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر بولا سنگھوں کے ساتھ کون جائے گا۔؟

سب نے بیک زبان میں کہا کوئی نہیں۔کوئی نہیں۔

پھولن جیون داس سے مخاطب ہو کر بولی سن لیا تو نے یہ سب وکرم ملاح کے وفادار ہیں سنگھ بھائیوں کو یہ بات بتا دینا۔

جیون داس وکرم کو سمجھاتا ہوا بولا دیکھو استاد ایک بیری سو سجنوں پہ بھاری ہوتا ہے دونوں بھائی اس وقت تیرے محتاج ہیں ان کے پاس مال پانی بالکل نہیں ہے آج تو ان پر مہربانی کرے گا تو وہ زندگی بھر تیرے پیچھے دم ہلاتے پھریں گے لیکن اگر تو نے انہیں ٹھکرا دیا تو وہ

زندگی بھر تیرے دشمن ہو جائیں گے دوستی کا اس سے اچھا موقع تجھے اور کوئی نہیں ملے گا۔

پھولن بولی، جیون داس سانپ، سانپ ہی رہوے ہے تو اسے چاہے زندگی بھر دودھ پلاتا رہے وہ کبھی نہ کبھی تجھے ضرور کاٹ لے گا۔

وکرم سوچ میں پڑ گیا جیون داس نے معقول بات کی تھی اور غلط پھولن نے بھی نہیں کہا تھا اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ دونوں بھائی سانپ تھے وہ اسے کسی وقت بھی ڈس سکتے تھے لیکن سانپوں کو آزاد چھوڑنا بھی خطرناک تھا انہیں یا تو مار دینا چاہیے یا پھر ایسے پنجرے میں بند کر دینا چاہیے جس میں سے وہ باہر نہ نکل سکیں۔

سوچنے کی ضرورت نہیں ہے استاد شنکر نے کہا ہم سانپوں سے دوستی نہیں کریں گے۔

وکرم گہرا سانس لیتا ہوا بولا بات یہ ہے شنکر کے سانپ دو قسم کے

ہوتے ہیں ایک تو سچ مچ کے سانپ ہوتے ہیں وہ آدمی کو دیکھ کر ایک طرف ہو جاتے ہیں اور بلاوجہ نہیں کاٹتے لیکن ایک سانپ آدمی کے اندر چھپا ہوتا ہے یہ بہت خطرناک سانپ ہوتا ہے یہ گھات لگا کر بیٹھتا ہے اور ہر راستے میں آدمی کو کاٹنے کی کوشش کرتا ہے ہمیں کوئی ایسی ترکیب کرنی چاہیے کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے اس نے جیون داس سے پوچھا دونوں بھائی آج کل کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔؟

آج کل دونوں بھائی یہیں جائی میں ٹھہرے ہوئے ہیں جیون داس نے جواب دیا اس گاؤں میں ان کے کافی دوست اور رشتے دار رہتے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے دونوں سے ملاقات کر لینا چاہیے وکرم نے کہا پتہ تو چلے کہ ان کے خیالات کیا ہیں۔؟

پھولن دیوی اور کئی ڈاکو اس سے متفق نہیں تھے لیکن وکرم نے انہیں سمجھایا کہ ملاقات کر لینے میں کوئی حرج نہیں اس نے جیون داس کے ہاتھ سری رام سنگھ اور لالہ رام سنگھ کو پیغام بھیجا کہ وہ اگلے ہفتے اپنے گروہ کے ساتھ ان سے ملنے کے لئے آ رہا ہے۔

جیل سے رہا ہونے کے بعد سری رام سنگھ اور لالہ رام سنگھ کی حالت بہت پتلی تھی اور نہیں کسی وقتی سہارے کی ضرورت تھی انہوں نے وکرم کی آمد پر دیگیں چڑھا کر ضیافت کا اہتمام کیا گاؤں میں میلے کا سا سماں معلوم ہوتا تھا تاہم وکرم ملاح اور اسکے ساتھی کسی بھی اچانک حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھے ان کی رائفلیں لوڈ تھیں اور وہ دو دو تین تین کی ٹولیوں میں گاؤں کے اندر داخل ہوئے وکرم ملاح نے جیون داس سے کہہ دیا تھا کہ دونوں بھائی نہتے اس کے استقبال کے لئے آئیں۔

جب وکرم ملاح گھوڑے سے اترا تو دونوں بھائی ہاتھ پھیلا کر اس کی طرف بڑھے انہوں نے بڑی گرم جوشی سے اس کا استقبال کیا وکرم سے گلے ملنے کے بعد انہوں پھولن دیوی کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر انہیں خود اعتمادی اور بے نیازی دکھائی دی انہوں نے دل میں کہا تو یہ ہے وہ دیوی جس کی بڑی شہرت سنی تھی۔

وکرم استاد تم نے تو ہمیں بھلا ہی دیا تھا لالہ رام نے کہا ہم تو جیل میں تمہیں ہر وقت یاد کرتے رہتے تھے۔

وکرم اس کے کندھے پر ہاتھ مارتا ہوا بولا" لالہ رام، جیل میں آدمی کے پاس یادوں کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا کیونکہ جیل میں فرصت ہوتی ہے باہر تو آدمی چوبیس گھنٹے چکر میں رہتا ہے۔

سچ کہتے ہو استاد سری رام نے کہا ہم لوگوں کو تو جیل میں ہی آرام ملتا ہے۔

باتیں کرتے ہوئے وہ ایک کشادہ کمرے میں پہنچ گئے جہاں ایک صاف دری بچھی ہوئی تھی سری رام نے وکرم اور پھولن کو نمایاں جگہ پر بٹھایا پھر دہلی زبان میں بولا تو نے شریمتی کا تعارف نہیں کرایا، اس کا اشارہ پھولن کی طرف تھا۔

پھولن تیزی سے بولی سری رام کس شریمتی کی بات کر رہے ہو؟ اس کی جسے تو قتل کرنے کی فکر میں تھا۔

سری رام چالاکی سے بولا ہے رام ہے رام...............ہم تو تیرے سیوک ہیں قتل کی بات تو نے کہاں سے سن لی۔

وکرم تعارف کراتا ہوا بولا سری رام یہ پھولن دیوی ہے نہایت دل گردے والی چھوکری ہے تو اس کا کام دیکھے گا تو تیری آنکھیں کھل جائیں گی۔

ایک نوجوان تھا کر جو دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا تھا ہولے سے

بولا آنکھیں تو کام دیکھے بغیر ہی کھل گئی ہیں کام دیکھا تو جانے کیا کچھ ہو جائے۔

پھولن نے غصیلی نظروں سے اس کی طرف دیکھا پر منہ سے کچھ نہیں بولی۔

لالہ رام موضوع بدلتا ہوا بولا بابو گجر کی موت کا سن کر بڑا دکھ ہوا بڑا حوصلے کا آدمی تھا۔

پھولن برا سا منہ بناتی ہوئی بولی ہونہہ! حوصلے والا میری جوتی مجھے تو اس کی موت پر بڑی خوشی ہوئی تھی۔

وکرم نے کہا، لالہ رام میرا خیال ہے کہ تمہیں بابو گجر کی موت کا صحیح کارن نہیں معلوم اس لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں تمہیں ساری بات تفصیل سے بتا دوں تاکہ کسی کے دل میں میل نہ رہے ساری گڑبڑ پھولن کی وجہ سے شروع ہوئی تھی۔

نوجوان ٹھاکر نے دوبارہ فقرہ کسا اس میں شک کیا ہے۔

وکرم نے اس کی بات نہیں سنی اور سلسلہ کلام جاری رکھتا ہوا بولا پھولن کے خلاف چوری کا ایک جھوٹا کیس بن گیا تھا اور یہ چھپتی پھر رہی تھی اس کا شوہر کیلاش میرا پرانا دوست ہے اس نے اسے وقتی طور پر میرے پاس بھیج دیا لیکن بابو گجر نے پہلی ہی رات اس کے ساتھ برا سلوک کیا سب کے سامنے اسے مارا اور بے عزت کیا چونکہ وہ ہمارا سردار تھا اس لئے کسی نے بھی اس کی اس حرکت پر اعتراض نہیں کیا آدھی رات کے وقت پھولن ہمارے ڈیرے سے فرار ہوگئی بابو گجر نے اس بات سے اپنی ذلت محسوس کی اور فیصلہ کیا کہ وہ پھولن کو قتل کر دے گا ہم نے اس پر بھی اعتراض نہیں کیا اور بابو گجر کی ہدایت پر اسے اس کے گھر سے اٹھا لائے لیکن بابو گجر نے اسے قتل کرنے کی بجائے اپنے پاس رکھ لیا اور روزانہ سب کے سامنے اسے ذلیل کرنا شروع کر دیا

میں یہ بات برداشت نہیں کر سکا میں نے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ نہیں مانا اس کے بعد میں نے وہی کیا جو مجھے کرنا چاہیے تھا ڈاکو جب وحشی بن جاتا ہے تو وہ زندہ رہنے کے قابل نہیں رہتا۔

لالہ رام کو چونکہ وکرم کی مدد کی ضرورت تھی اس لئے وہ اس کے خلاف کچھ نہیں بولنا چاہتا تھا اس لئے ہاں میں ہاں ملاتا رہا ہاں ٹھیک ہے اگر ڈاکو وحشی بن جائے تو وہ اپنے پیشے کے ساتھ انصاف نہیں کر سکتا۔

اس دوران سری رام کے آدمیوں نے کھانا لگا دیا اس نے وکرم سے کہا پرانے قصے چھوڑو پہلے بھوجن کر لو۔

پھولن کھانے کی طرف دیکھتی ہوئی بولی اس میں زہر تو نہیں ملا ہوا۔؟

سری رام نے اپنی پلیٹ اس کی طرف سرکا دی اور اس کی اپنے آگے کر لی پھر بولا دیوی جی، ہم مرد ہیں اور مرد وار کرنے سے پہلے للکارتے

ہیں۔

تو کیا عورتیں چھپ کر وار کرتی ہیں۔؟ نوجوان ٹھا کر نے کہا اور خود ہی

اپنی بات پر ہنسنے لگا۔

کھانے کے بعد زیادہ تر لوگ باہر چلے گئے دونوں بھائیوں نے وکرم

کو خوش کرنے کے لئے کچھ کھیل تماشوں کا انتظام بھی کر رکھا تھا۔

سری رام نے وکرم سے کہا وکرم ہم تیرے ساتھ علیحدگی میں بات کرنا

چاہتے ہیں۔

وکرم نے پھولن کے سوا باقی سب کو باہر بھیج دیا پھر بولا پھولن دیوی

سے میری کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے تم اس کے سامنے بات کر سکتے

ہو۔

سری رام نے آنکھیں گھما کر اپنے بھائی کی طرف دیکھا پھر بولا ہمیں

جیل سے چھوٹے ہوئے کئی روز ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک ہم نے

دھندا شروع نہیں کیا اور تمہیں تو پتہ ہے کہ ہمیں ڈکیتی کے سوا کوئی دوسرا ہنر آتا بھی نہیں۔

سری رام پہلے تو اس گروہ کا سردار تھا وکرم نے کہا اور میں تیرے ماتحت کام کرتا تھا اب تو میری سرداری میں کیسے کام کرے گا۔؟

سری رام نے دل میں سوچا۔ ایک بار گروہ میں شامل ہو جائیں پھر دیکھیں گے کہ تیرے جیسا ملیچھ کیسے سردار رہتا ہے تاہم بلند آواز سے بولا یہ تو ہوتا ہی رہتا ہے بڑے بڑے بادشاہ فقیر ہو جاتے ہیں تو ہماری کیا حقیقت ہے ہم نے تجھے سردار مان لیا ہے سدا تیرے وفادار رہیں گے کوئی چنتا نہ کرو۔

وکرم نے پھولن سے پوچھا تیرا کیا خیال ہے۔

پھولن سری رام کو گھورتی ہوئی بولی پہلے میری ایک بات کا جواب تو دے کیا تو نے جیل میں میرے اور وکرم کے قتل کی بات نہیں کی تھی۔؟

غصے میں کوئی بات منہ سے نکل گئی ہو گی سری رام نے کہا بھلا اپنوں کو بھی کوئی مارے ہے۔

اس معاملے پر کافی دیر تک بات چیت ہوتی رہی بالآخر سری رام و کرم کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو گیا کہ اس کی نیت میں کوئی فتور نہیں ہے پھولن ان کی یقین دہانیوں سے مطمئن نہیں تھی تاہم اس نے اپنی بات پر زیادہ زور نہیں دیا اور وکرم نے ان دونوں بھائیوں کو ایک عام ڈاکو کی حیثیت سے اپنے گروہ میں شامل کر لیا۔

اس فیصلے پر خوب خوشی منائی گئی پہلے ناچ گانا ہوا اسکے بعد کئی قسم کے کھیل تماشے کیے گئے آخر میں کبڈی کا مقابلہ بھی ہوا جو نوجوان ٹھاکر پھولن پر فقرے بازی کرتا رہا تھا وہ بھی کبڈی میں شامل تھا مقابلہ شروع ہونے سے پہلے وہ پھولن کے قریب گیا اور بولا اری دیوی، یہ رائفل کس کی اٹھا رکھی ہے تو نے۔؟

پھولن نے سر سے پیر تک نوجوان کو گھورا پھر بولی تیرے کو کس کے

دکھے ہے یہ رائفل۔؟

نوجوان ٹھاکر تمسخر کے موڈ میں تھا بولا رائفل اٹھانا اور چلانا مردوں کا

کام ہے عورتیں تو بچے اور مٹکے اٹھاتی ہیں۔

پھولن قہقہہ لگا کر بولی جب ہی تو مٹک مٹک کر چلے ہے میں سمجھی تھی کہ تو

مرد ہے۔

آس پاس کھڑے ڈاکوؤں نے زوردار قہقہہ لگایا۔

نوجوان ٹھاکر ذرا کھسیانا ہو گیا۔

کسی نے آواز لگائی چوڑیاں پہن لے چوڑیاں۔

پھولن نے گردا کڑا کر کہا پھولن عورت نہیں مرد ہے مرد۔ بول تجھے

رائفل چلا کر بتاؤں۔؟

نوجوان ٹھاکر شرمندہ ہونے کی بجائے ڈھیٹ ہو گیا وہ کبڈی کے لئے

کپڑوں کے نیچے لنگوٹ باندھ کر آیا تھا جب اسے کوئی بات نہ سوجھی تو

کپڑے اتارتا ہوا بولا مرد ہے تو آجا میدان میں..........

پھولن غصے میں آ گئی اس نے رائفل وکرم کو تھمائی اور میدان میں اتر کر

آستین چڑھانے لگی وکرم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا رہنے دے

تجھے کبڈی نہیں آتی زیادہ غصہ مت کر۔

بات کبڈی کی نہیں اجت کی ہے پھولن نے کہا دیکھو تو اس ٹھاکر کے

چھوکرے میں کتنا دم ہے۔

پھولن کے میدان میں اترنے سے تماشائیوں کی دلچسپی بڑھ گئی وہ

دوسرے مشغلے چھوڑ کر کبڈی کے میدان میں جمع ہو گئے ریفری نے

سیٹی بجائی اور کھلاڑیوں کو کھیل کے اصول سمجھانے کے لئے اپنے گرد

جمع کر لیا دونوں ٹیموں میں کل چوبیس کھلاڑی تھے پھولن اور نوجوان

ٹھاکر مخالف ٹیموں میں شامل تھے۔

کھیل شروع ہوا پھولن اگرچہ کبڈی کے داؤ پیچ نہیں جانتی تھی تاہم اس کی رفتار بہت تیز تھی وہ بچ کر بھی نکلی اور پکڑی بھی گئی لیکن ابھی تک اس کا اور ٹھاکر کا سامنا نہیں ہوا تھا کبڈی میں دو قسم کے کھلاڑی ہوتے ہیں ایک کبڈی ڈالنے والے اور دوسرے پکڑنے والے لیکن پھولن دونوں کام کر رہی تھی ایک دفعہ نوجوان ٹھاکر کبڈی ڈالنے آیا تو پھولن آگے آگئی تھی نوجوان نے کھلاڑیوں کے گرد دو چکر لگائے اور اور کسی کو ہاتھ لگائے بغیر واپس جانے لگا پھولن اس کے پیچھے دوڑی نوجوان پہلے تو دوڑتا رہا لیکن درمیانی حد بندی کے قریب پہنچا تو رک گیا ایسے موقع پر مخالف کھلاڑی کو پکڑنے کی کوشش کرنا ٹھیک نہیں ہوتا کیونکہ کھلاڑی لیٹ کر یا گھسیٹ کر لکیر کو ہاتھ لگانے میں کامیاب ہو ہی جاتا ہے لیکن پھولن چونکہ جوش میں تھی اس لئے اس نے ٹھاکر پر ہاتھ رکھ دیا نوجوان کسی ایسے ہی موقع کا منتظر تھا، وہ پھولن کو گھسیٹتا ہوا لائن تک

پہنچ گیا ریفری نے سیٹی بجائی تو پھولن نے نوجوان کو چھوڑ دیا لیکن

نوجوان نے پھولن کو غصہ دلانے کے لئے سینہ پھلا کر بڑک ماری

پھولن غصہ میں آگے بڑھی تو نوجوان نے اسے کولہے کے اوپر سے گھما

کر زمین پر پٹخ دیا اور اپنے کھلاڑیوں میں جا کر زور زور سے ہنسنے لگا

اس کے بعد اس نے پھولن کا سامنا نہیں کیا۔

کبڈی ختم ہوگئی لیکن پھولن کا غصہ کم نہیں ہوا اس نے ایک لڑکے کو بلا

کر پوچھا اس ٹھاکر چھوکرے کا نام کیا ہے۔؟

لڑکے نے کہا سریندر سنگھ۔

سریندر سنگھ! پھولن نے پرخیال انداز میں کہا اسے میرا ایک سندیسہ

دے دینا بولنا پھولن دیوی دوبارہ تم سے ملے گی۔

گاؤں میں ایک روز تفریح کرنے کے بعد وکرم اپنے گروہ کے ساتھ

گھاٹیوں کی طرف روانہ ہوگیا اس کے گروہ میں تین آدمیوں کا اضافہ

ہو چکا تھا سری رام، لالہ رام اور جیون داس ساون بھادوں شروع ہو چکا تھا اور بارش کی وجہ سے گھاٹیوں میں زندگی مشکل ہو گئی تھی۔

دریائے جمنا اور چنبل میں طغیانی کی سی کیفیت تھی گھاٹیوں میں بھی کئی برساتی نالے بن گئے تھے اس موسم میں چونکہ نقل و حرکت دشوار ہو جاتی ہے اس لئے ڈاکوؤں کی کارروائیاں تقریباً رک جاتی ہیں یہ موسم وہ دیہاتوں اور پناہ گاہوں میں گزارتے ہیں وکرم نے گزشتہ چند مہینوں کے دوران اچھا خاصا راشن جمع کر لیا تھا جس کی وجہ سے اس کی پوزیشن خاصی مضبوط تھی۔

سری رام اور لالہ رام نے وکرم کی سرداری قبول کر لی تھی لیکن وہ دل سے اس کے ساتھ نہیں تھے سری رام کے دل میں پھولن کے لئے نفرت بھی تھی اور کشش بھی ایک روز دونوں جنگل میں الگ بیٹھے تھے اور اپنی بے بسی پر پیچ و تاب کھا رہے تھے۔

لالہ رام کہہ رہا تھا میں نے کئی ڈاکوؤں سے سن گن لینے کی کوشش کی مگر کوئی بھی وکرم کے خلاف نہیں ہے۔

اصل مسئلہ اس کتیا پھولن دیوی کا ہے سری رام نے کہا اس کی نظریں بڑی تیز ہیں چاروں طرف کا خیال رکھتی ہے پر تو فکر مت کر میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جائے گی۔

کوئی ایسی ترکیب کرو کہ ساتھ ہی اس شودر بچے کا بھی جھٹکا ہو جائے۔

سرام کچھ دیر سوچتا رہا پھر بولا ایک ترکیب میرے دماغ میں آئی ہے پہلے کسی طرح پھولن کو ورغلاتے ہیں اگر یہ ہمارے ہتھے چڑھ گئی تو کچھ روز اسے بےوقوف بنانے کے بعد وکرم کو ساری کہانی سنا دیں گے وہ پھولن کی وفاداری کے قصے سناتا رہتا ہے جب اسے اس کی بےوفائی کا حال معلوم ہوگا تو سور کا منہ کالا ہو جائے گا۔

لالہ رام نے کہا لیکن کیا یہ ہمارے ہتھے چڑھ جائے گی۔

کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا۔ سری رام پرخیال انداز میں سر ہلاتا ہوا بولا پھولن کبھی کبھی دریا پر کپڑے دھونے جاتی ہے اس موقع پر اس کے پیچھے جاؤں گا اور بے تکلف ہونے کی کوشش کروں گا۔

ذرا دھیان سے بات کرنا، وہ ہاتھ چھٹ بہت ہے۔

ان دنوں وکرم ملاح کا گروہ دریا کے کنارے سفر کر رہا تھا ایک شام سری رام کو پھولن کے ساتھ بات چیت کرنے کا موقع مل گیا وہ دریا کے کنارے ایک الگ تھلگ جگہ پر بیٹھی تھی سری رام بظاہر بے خیالی میں ٹہلتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا اور ایک پتھر پر بیٹھ کر دریا میں کنکریاں پھینکنے لگا۔

چند لمحوں کے بعد اس نے کہا پھولن دیوی ایک بات کہوں برا تو نہیں مانے گی۔؟

پھولن غصیلی نظروں سے اس کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔ بھونک۔!

سری رام نے دل میں کہا درلعنت تو تو باؤلے کتے کی طرح کاٹنے کو دوڑتی ہے پھر اونچی آواز میں بولا تو تو بات سے بغیر ہی ناراض ہوگئی۔

ہاں میں بات سے بغیر ہی ناراض ہوگئی ہوں ایک کمینے نے پہلے بھی مجھ سے ایسی بات کہی تھی اور میں نے اس پر بھروسہ کرلیا تھا پر وہ مجھے بیچ بھنور میں چھوڑ کر چلا گیا اسے کیلاش یاد آگیا تھا آج تو بھی ویسی ہی بات کرے ہے تیرے من میں بھی ضرور کوئی کھوٹ ہووے۔

یہ تو ادب کی بات ہے سری رام نے کہا ضروری نہیں کہ ایسی بات کہنے والے ہر شخص کے من میں کھوٹ ہووے پھر وہ بات بدلتا ہوا بولا تیرا نشانہ بڑا اچھا ہے اس روز میں نے تجھے نشانہ بازی کرتے دیکھا تھا۔

پھولن لاپرواہی سے بولی تو پھر۔؟

سری رام یہ جواب سن کر مایوس ہوا پھولن اپنی تعریف سے ذرا بھی متاثر نہیں ہوئی تھی۔

میرا مطلب ہے کہ تیرے اندر سرداروں والی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔

تو پھر۔؟

سری رام رازدانہ لہجے میں بولا تو کب تک وکرم ملاح کے ساتھ لگی رہے گی۔

تو یہ بات کیوں پوچھے ہے۔؟

تو اپنا گروہ کیوں نہیں بنا لیتی؟ مجھے وشواس ہے کہ تو وکرم سے زیادہ اچھی سرداری کر سکتی ہے۔

تو کیوں اتنا پریشان ہووے ہے۔

میں وکرم کی بجائے تیرے ساتھ کام کرنے میں زیادہ عزت محسوس کروں گا سری رام نے کہا تو کھری اور دلیر عورت ہے اور تن تو میرے ساتھ چلتی ہوئی زیادہ اچھی لگے گی۔

پھولن کھڑی ہوئی اور غصے سے بولی مجھے کسی ٹھاکر کتے کی کوئی

ضرورت نہیں ہے۔ میں اگر گھری عورت ہوں تو میرا سردار بھی کھرا اور دلیر آدمی ہے۔ میں تیرے جیسے سازشی پر تھوکتی بھی نہیں۔

سری رام ڈرا کہ پھولن وکرم کو ساری بات نہ بتا دے ہنس کر بولا میں تو یونہی مذاق کر رہا تھا دل میں اس نے سوچا کہ یہ ترکیب تو ناکام ہوئی اب کچھ اور کرنا پڑے گا۔

تجربات نے پھولن کو ایک الہڑ مٹیار سے جہاندیدہ عورت میں تبدیل کر دیا تھا رائفل اور وکرم ملاح کی موجودگی میں وہ زبردست تحفظ محسوس کرتی تھی اس نے مردوں کو اپنی مرضی کے مطابق چلانے کا فن سیکھ لیا تھا وہ بیشتر ڈاکوؤں سے زیادہ مہارت کے ساتھ رائفل چلانا جانتی تھی رات کے کھانے پر اس نے وکرم سے کہا میں نے تمہیں کہا تھا کہ سری رام اور لالہ رام کو اپنے گروہ میں شامل نہ کر۔

وکرم کھانے سے ہاتھ روکتا ہوا بولا کیوں کیا ہوا۔؟

ان بھائیوں کی نیت ٹھیک نہیں ہے۔

کیا اس نے تجھے کچھ کہا ہے۔؟

آج سری رام نے مجھے ورغلانے کی کوشش کی تھی پھولن نے کہا پہلے تو وہ میری تعریفیں کر کے مجھے الو بنانے کی کوشش کرتا رہا، پھر کھل کر سامنے آ گیا۔

وکرم کی آنکھوں سے چنگاریاں نکلنے لگیں پلیٹ ہاتھ سے رکھتا ہوا بولا

پھر کیا ہوا۔؟

کہنے لگا کہ تو سردار کیوں نہیں بن جاتی اور یہ کہ تو وکرم کی بجائے میرے ساتھ چلتی ہوئی زیادہ اچھی لگے گی۔

وکرم نے برتنوں کو ہاتھ مار کر پرے پھینکا اچھل کر کھڑا ہو گیا پستول نکالا اپنے سامنے آنے والی چیزوں کو ٹھوکریں مارتا ہوا باہر نکلا اور لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا سری رام کے خیمے کی طرف بڑھا پستہ قد سری رام

اس وقت اپنے خیمے میں بیٹھا چند ڈاکوؤں کے ساتھ تاش کھیل رہا تھا

وکرم نے خیمے میں گھستے ہی اسے گریبان سے پکڑ کر کھڑا کیا اور پستول

کی نالی اس کی ٹھوڑی کے نیچے لگاتا ہوا بولا سری رام سنگھ بندر کی اولاد

تو نے پھولن کو ورغلانے کی کوشش کی تھی۔؟

سری رام گھبرا کر بولا۔رام رام.............. گلا تو چھوڑو میں

..........میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا میں تو تیرا چاچا جن ہوں ذرا

اس توپ کو تو پیچھے کرو۔

میرے بازوؤں میں ابھی دم ہے سری رام، وکرم نے کہا اور اسے دھکا

دے کر زمین پر گرا دیا ایسا نہ ہو کہ تیرا بھی بابو گجر جیسا حشر ہو۔

سری رام کپڑے جھاڑتا ہوا کھڑا ہوا اور بولا میں نے تو یونہی مذاق میں

بات کہی تھی تیری عزت میری عزت ہے جو تو کہے گا ویسا ہی ہو گا۔

سازشی کتے یہاں ویسا ہی ہوتا ہے جو میں کہتا ہوں اگر تیرے من میں

سرداری کا وہم ہے تو آ میرے ساتھ دو دو ہاتھ کر کے دیکھ لے ذرا
دیکھوں تو تیرے اندر کتنی شکتی ہے۔

نہ نہ استاد تجھے ہم نے استاد مان لیا ہے سری رام لجاجت سے بولا اب
کیسا سردار ہم دونوں کی باتیں بھول چکے ہو۔

بھول ہی جاؤ تو اچھا ہے وکرم نے کہا ورنہ تم دونوں بھائیوں کی کھال
میں بھس بھر کے کسی پیڑ پر لٹکا دوں گا اور ن آئندہ پھولن کی طرف آنکھ
اٹھا کر بھی نہیں دیکھنا۔

سری رام اس وقت وکرم کے رحم و کرم پر تھا وہ اسکی ہر بات ماننے کو تیار
تھا لیکن اس واقعے سے اس کے دل میں پائی جانے والی نفرت اور
زیادہ گہری ہو گئی۔

اپنی بات ختم کرنے کے بعد وکرم واپس چلا گیا۔

پھولن جو اس کے ساتھ تھی بولی میری ماں تو دونوں بھائیوں کو

چلتا کر یہ اب تیرے وفادار نہیں رہے۔

یہ تو میں بھی دیکھ رہا ہوں وکرم نے کہا لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ ان کا کیا کیا جائے میرا خیال ہے کہ مستقیم سے ملنے کے بعد ہی ان کا کوئی فیصلہ کروں گا۔

یہ دونوں ہماری جان کے دشمن ہیں پھولن نے کہا ان پر بھروسہ کرنا ٹھیک نہ ہووے۔

دشمن آنکھ سے اوجھل ہو جائے تو زیادہ خطرناک ہوتا ہے آنکھ کے سامنے رہے تو مقابلہ کرنا آسان ہوتا ہے۔

زیادہ آنکھ کے سامنے بھی اچھا نہ ہووے کسی سمے بھی وار کر سکتا ہے۔

سری رام اتنا مورکھ نہیں ہے اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ اگر اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تو میرے ساتھی دونوں بھائیوں کی بوٹیاں کر ڈالیں گے جب تک انہیں چار چھ وفادار نہیں مل جاتے یہ کچھ نہیں کر سکتے۔

اگلے روز بارش شروع ہوگئی جس کی وجہ سے وکرم کو سفر روکنا پڑا بارش کئی روز تک ہوتی رہی جب اس کا زور ٹوٹا تو ڈاکوؤں کا یہ گروہ آگے روانہ ہوگیا اس کا رخ مشرق کی طرف تھا برسات کے موسم میں سفر کرنا بہت مشکل تھا تاہم ایک فائدہ بھی تھا اس موسم میں پولیس پارٹیاں ڈاکوؤں کا تعاقب ترک کردیتی ہیں اس طرح کسی اچانک مڈبھیڑ کا اندیشہ نہیں رہتا وکرم کو اطلاع ملی تھی کہ مستقیم کا گروہ دریائے گنگا کے بائیں کنارے پر موجود تھا لیکن جب وکرم کا گروہ اپنی منزل کے قریب پہنچا تو دریائے گنگا کی ایک شاخ ان کے راستے میں حائل ہو گئی اس میں طغیانی کی کیفیت تھی اور اسے پار کرنا ناممکن تھا راستے میں کچھ سفر انہیں بارش میں بھی کرنا پڑا تھا جس کی وجہ سے وکرم سمیت کئی ڈاکو بیمار ہوگئے تھے اس صورت حال سے پریشان ہوکر وکرم کو بائی جماؤ نامی ایک گاؤں کا رخ کرنا پڑا یہ گاؤں جمنا کے قریب ہے

یہاں وکرم کا ایک چاچا بڑے لعل رہتا تھا تمام ڈاکو مختلف گھروں میں ٹھہر گئے جب کہ وکرم اور پھولن نے بڑے لعل کے گھر میں قیام کیا۔

جب کوئی دوسرا سردار کمزور یا ناکارہ ہو جائے تو اس کے ساتھی رفتہ اس کا ساتھ چھوڑ جاتے ہیں یہی وجہ تھی سری رام اور لالہ رام، وکرم پر خاص نظر رکھے ہوئے تھے۔

بھائی لالہ رام سری رام نے علیحدگی میں کہا تمہارے خیال میں یہ شودر بچہ کتنے دن اور جئے گا؟

لالہ رام دانت پیستا ہوا بولا اگر ایک گولی اور اس کی ٹانگ میں لگ جائے تو سب کام ٹھیک ہو جائے گا۔ بات تو ٹھیک کہتے ہو بھائی لالہ رام پر گولی لگے کیسے یہ بھی تو سوچو۔

دونوں بھائی سوچ میں پڑ گئے۔

وکرم چاچا کے گھر میں جاتے ہی بستر پر دراز ہو گیا اس کا جسم بخار میں

تپ رہا تھا بڑے لعل نے قریبی گاؤں سے ڈاکٹر کو بلایا جس نے وکرم کا معائنہ کیا دوائی دی اور کہا کہ چند دن آرام کے بعد اس کی طبیعت ٹھیک ہو جائے گی۔

انہوں نے برسات کا سارا موسم بائی جماؤ میں گزارا ایک چمکیلی صبح وکرم پھولن کے ہمراہ دریا کے کنارے تفریح کرنے کے لئے نکلا پھولن نے ایک بڑا سا تربوز اٹھا رکھا تھا جو اس کی ایک نئی سکھی نے اسے دیا تھا سری رام اور لالہ رام جس مکان میں رہتے تھے وہ ان کے راستے میں پڑتا تھا دونوں بھائی مکان کے دروازے پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب انہوں نے وکرم اور پھولن کو اس طرف آتے دیکھا تو چپکے سے اٹھ کر اندر چلے گئے۔

پھولن نے وکرم سے کہا یہ ٹھاکر بھائی ہمیں دیکھ کر اندر کیوں چلے گئے بیٹھے رہتے تو پرنام کرنا پڑتا، وکرم نے کہا پچھ نہ پچھ ٹھاکر پنا تو ہووے

ہی۔

مجھے تو یہ دونوں زہر لگیں میں تو یوں کہوں کہ انہیں اپنے گروہ سے نکال باہر کریں یہ کنگلے ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

بگاڑنا کیا ہے بس دو وقت کی روٹی کے لئے ساتھ لگے ہوئے ہیں یونہی کسی کو دھتکارنا اچھا نہ ہووے۔

باتیں کرتے ہوئے دونوں دریا کے کنارے پہنچ گئے پھولن نے ایک گھاس والی جگہ پر چادر بچھائی اور بیٹھ کر تربوز کاٹنے لگی وکرم کچھ دیر دریا کے کنارے ٹہلتا رہا پھر پھولن کے قریب پہنچ کر بولا برسات کا موسم ختم ہو گیا ہے میں سوچ رہا ہوں کہ اب ہمیں یہاں سے روانہ ہو جانا چاہیے میں چاہتا ہوں کہ مستقیم کے ساتھ مل کر کچھ کام کیا جائے۔

کچھ دیر بعد اچانک وکرم نے چیخ ماری اور زمین پر گر کر بری طرح ہاتھ پیر چلانے لگا اس کے ساتھ ہی پھولن نے فائر کی آواز سنی، وہ گھبرا

کر اٹھی دیکھا وکرم کی ٹانگ سے خون بہہ رہا تھا یہ وہی ٹانگ تھی جو ایک دفعہ پہلے زخمی ہوئی تھی پھولن نے تیزی سے چاروں طرف دیکھا لیکن آس پاس کوئی انسان دکھائی نہیں دیا اس نے جلدی سے اپنا کمر بند نکالا اور وکرم کی ٹانگ پر زخم سے ذرا اوپر باندھ دیا ابھی تک گاؤں کا کوئی شخص اس طرف متوجہ نہیں ہوا تھا عام طور پر اکا دکا فائر کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی تھی کیونکہ لوگ اکثر نشانہ بازی کرتے رہتے تھے خون بہہ جانے کی وجہ سے وکرم پر نقاہت طاری ہو رہی تھی پھولن نے چادر پھاڑ کر زخم کے اوپر باندھی اور وکرم کو ایک آرام دہ جگہ پر لٹاتی ہوئی بولی ہمت کرو وکرم زخم زیادہ خطرناک نہیں ہے تم بچ جاؤ گے میں گاؤں سے کسی کو بلا کر لاتی ہوں۔

وکرم نے آنکھیں بند کر لیں اور کچھ نہیں بولا۔

پھولن نے ایک بار وکرم کو پھر تسلی دی اور گاؤں کی طرف دوڑی اسے

یقین تھا کہ فائر ٹھاکر بھائیوں میں سے کسی نے کیا تھا غالباً سری رام نے گاؤں جا کر پھولن دوڑ و کرم ملاح زخمی ہو گیا ہے کسی نے اس پر گولی چلائی ہے۔

یہ خبر آناً فاناً پورے گاؤں میں پھیل گئی۔

گاؤں کے لوگوں پر وکرم کے بڑے احسانات تھے یہ وقتاً فوقتاً ان کی مالی امداد کرتا رہتا تھا انہوں نے اپنے اپنے کام چھوڑے اور دریا کی طرف بھاگے چند آدمی ڈاکٹر کو لینے کے لئے روانہ ہو گئے وہ چارپائی لے کر جائے حادثہ پر پہنچے تو وکرم بے ہوش پڑا تھا اس کا کافی خون بہہ گیا تھا انہوں نے اسے چارپائی پر ڈالا اور بڑے لعل کے گھر پہنچ گئے وکرم کے ساتھی جوش میں تھے۔

گولی کس نے چلائی تھی ایک ڈاکو نے پوچھا۔

اگر وہ نظر آ جاتا تو میں اس کی بوٹیاں کر دیتی پھولن نے کہا پر میرا خیال

ہے کہ وہ سری رام یا لالہ رام میں سے کوئی ایک تھا۔

ڈاکو ادھر اُدھر دیکھنے لگے اور ایک دوسرے سے ان دونوں بھائیوں کے بارے میں پوچھنے لگے لیکن وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے پھولن نے انہیں بتایا کہ جب وہ دریا کی طرف جا رہے تھے تو اس نے انہیں ایک گھر کے دروازے پر بیٹھے دیکھا تھا اور انہیں دیکھ کر دونوں چپکے سے اندر چلے گئے تھے۔

سری رام اور لالہ رام کی عدم موجودگی یہ ظاہر کرتی تھی کہ گولی ان ہی میں سے کسی نے چلائی تھی ڈاکوؤں کے چہرے غیظ و غضب سے سرخ ہو گئے انہوں نے رائفلیں اٹھائیں اور ٹھاکر بھائیوں کی تلاش میں روانہ ہو گئے وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ ٹھاکر بھائی ان کے ہاتھوں سے بچ کر نہیں جا سکتے تھے سب سے پہلے انہوں نے وہ گھر دیکھا جہاں دونوں بھائی آخری دفعہ دکھائی دیے تھے گھر والوں نے بتایا

دونوں تھوڑی دیر پہلے کہیں نکل کر چلے گئے ہیں اس کے بعد ڈاکوؤں نے گاؤں کا ایک ایک گھر دیکھ ڈالا لیکن ٹھاکر بھائیوں کا کوئی سراغ نہیں ملا واضح طور پر وہ گھاٹیوں کی طرف نکل گئے تھے۔

پھولن نے کچھ ڈاکوؤں کو گھوڑوں پر گھاٹیوں پر روانہ کر دیا اور تاکید کر دی کہ ٹھاکر بھائیوں کو دیکھتے ہی شوٹ کر دیا جائے طویل تلاش کے بعد ڈاکو واپس آ گئے سری رام اور لالہ رام کا کچھ پتہ نہیں چلا تھا اس علاقے کے دیہاتوں میں زیادہ تر ٹھاکر آباد تھے اور ٹھاکر بھائیوں کے لئے کسی گاؤں میں پناہ حاصل کرنا مشکل نہیں تھا۔

جاری ہے